www.novelsclubb.com
Senorita
KartenKele
NC arts
سینوریٹا
کرتن کیلے
از قلم ہانیہ میاؤں
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سینوریٹا کرتن کیلیے

از قلم

ہانیہ میاؤں

www.novelsclubb.com

حسام گلاس ڈور دھکیل کر تیز ہوا کی طرح اندر داخل ہوا۔لیپ ٹاپ پر کام کرتے ذوہان نے صرف آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔جو اندر آنے کے بعد ایک کونے سے دوسرے کونے کے چکر لگا رہا تھا۔

"تم کل کراچی گئے تھے۔۔؟" حسام روک کر اسے دیکھنے لگا۔

"اگر تم یہ بات پوری کنفرمیشن سے کہہ رہے ہو۔۔تو غلط کیسے ہو سکتی ہے۔"؟ اس کی نظریں لیپ ٹاپ پر تھی۔

"ذوہان مجھ سے پوچھنے کے پابند نہیں ہو تم۔۔مان لی یہ بات۔۔۔ مگر بتا تو سکتے تھے۔۔کہ تم کیا کرنے والے ہو۔۔؟" وہ میز پر جھکا۔۔چہرے پر صرف ایک ہی تاثر تھا۔وہ اس وقت بے حد پریشانی کی حالت میں تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟" ذوہان نے الٹا سوال کیا۔

"پاشا کے تین بوڈی میں دو کی لاشیں ملی ہیں۔" حسام نے جیسے اسے ہلکا سا اشارہ

دے کر سمجھانا چاہا۔۔

"وہ مجھے اس دن میٹینگ میں گھور کر دیکھ رہے تھے۔ایک بچ گیا۔۔۔؟"ذوہان لاپرواہی سے کہتے آخر میں اداس ہوا۔

"پاشا کا لفٹ ہاینڈ۔۔کل سے غائب ہے۔۔؟"حسام نے اسے پوچھنے والے انداز میں بتایا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا تم نے اس کی کھوج نہ لگاوائی ہو۔۔۔ویسے کہاں ہے وہ۔۔؟"

"وہ پولیس کے پاس تو بلکل نہیں ہے۔ورنہ پاشا اسے ایک منٹ لگاتا ڈھونڈنے میں ۔۔۔ذوہان تم نے کیا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔؟"حسام اس کے میز پر مزید جھکا۔

"آہستہ بولو۔۔۔؟"ذوہان نے باقاعدہ انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھی۔۔

"تم کسی دن خود بھی مر و گئے۔اور میں ساتھ فری کا شہید ہو جاؤگا۔"حسام کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"ایک دن سب نے مرنا ہے۔۔۔"لیپ ٹاپ بند کر کے ذوہان نے کرسی کو گھما کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی پشت حسام کے چہرے کی طرف کر دی۔اور پھر کرسی سے کھڑا ہو کر چلتا ہوا اپنے آفس کی بیک سائیڈ بلڈنگ کو دیکھنے لگا۔حسام اسے کچھ دیر دیکھتا رہا۔پھر کرسی سے اٹھ کر اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"اتنا تو میں جانتا ہوں۔تم پاشا سے کوئی بدلا لیے رہے ہو۔اس انسان نے اتنے لوگوں کی زندگی تباہ کی ہے۔شاید اسے خود بھی یاد نہیں ہو گا۔تم نے میٹنگ میں اسے مشکوک حرکتوں سے ہوشیار کر دیا تھا۔اور اب اس سب کے بعد اس کا سب سے پہلا شک تم پہ جائے گا۔"

ذوہان اسے سنتے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"تم کچے کھلاڑی نہیں ہو۔۔تو پاشا کیلیئے clue کیوں چھوڑ رہے ہو۔۔۔؟" حسام سنجیدہ تھا۔

"تا کہ وہ دیکھے۔کون آیا ہے اسے تباہ کرنے۔پاشا کو مارنا مشکل نہیں ہے۔وہ میرے سامنے تھا۔میں اسے شوٹ کر سکتا تھا۔۔پاشا کی وجہ سے میری آدھی

زندگی اذیت ناک گزری ہے۔اتنی آسانی سے کیسے مر سکتا وہ۔۔۔؟"ذوہان نے بلیڈنگ سے نظر ہٹا کر حسام کو دیکھا۔

"تمہیں لگتا ہے۔میں بے رحم ہو سکتا ہوں۔۔؟"وہ بلکل عام سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔جیسے اپنے بارے دوسرے کی رائے جاننا چاہتا ہو۔کہ وہ سب کو کیسا نظر آتا تھا۔

"بے رحم اور بے وقوفی میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔۔۔پاشا بے رحم ہے۔جو خود کو چوٹ پہچائے بنا۔۔خاندانوں کی کی نسلیں اجاڑ دیتا ہے۔اور تم خود پر بارود باندھ کر اس کے گھر میں گھس گئے ہو۔صرف اس لیے کہ۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دونوں کا ہلاق کر سکو۔۔"حسام اب غصے میں نہیں تھا۔اس کا لہجہ نرم تھا۔اسے ذوہان کی فکر تھی۔

ذوہان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ بنا تاثر سامنے بلڈنگ کو دیکھ رہا تھا۔سارہ غصہ وہ کل رات اتار آیا تھا۔

"بارود باندھ کر اس کے گھر نہیں گھسا۔۔۔اسے اپاہج کر کے اس کے سامنے جاؤ گا۔۔۔تب وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔" ذوہان نے پھر سے حسام کی طرف دیکھا۔

"تب پاشا کو احساس ہو گا۔بندھے ہاتھوں کی اذیت کیا ہوتی ہے۔"

ذوہان کی آواز اچانک بھاری ہو گی تھی۔اس آواز میں نفرت اور بدلا تھا۔

"پاشا سے کس چیز کا بدلہ لیے رہے ہو۔۔؟" حسام کو لگا تھا وہ اس دفعہ بھی جواب نہیں دے گا۔

"میرے ماں باپ کا قاتل ہے وہ شخص۔۔۔" ذوہان نے سر جھکا دیا۔۔کیا تھا اس جھکے سر میں۔۔؟

درد......؟اذیت۔۔۔۔؟پچھتاؤ۔۔۔؟بے بسی..؟

وہ پندرہ سال کا لڑکا اپنے ماں باپ کو نہیں بچا سکا تھا۔

"میری ماں.......میرے سامنے کھائی سے گری تھی۔۔۔۔" ذوہان آہستہ آواز میں روک روک کر بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ان کی لاش نہیں ملی۔۔اور بابا......میری آنکھوں کے سامنے انھیں تین گولیاں لگی تھی۔۔"ذوہان نے آنکھیں بند کرلی۔۔

حسام بت بنا اسے سن رہا تھا۔دو شخص کے ہوتے پورے کیبن میں سنٹا چھا گیا۔ خاموشی کسی ہتھوڑے کی طرح سر میں لگ رہی تھی۔

"تم پاکستان سے باہر جارہے ہو۔۔؟"ذوہان واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔۔

"فلحال نہیں جاسکتا۔۔اور نہ ہی جاؤں گا۔۔"

حسام اس کے سامنے کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"اس موضوع پر ہم دوبارہ بات نہیں کرے گئے۔"ذوہان نے اسے اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر دوٹوک کہا۔حسام نے ہاں میں سر ہلادیا۔۔

****

www.novelsclubb.com

وہ پارک میں کھڑی دانیال سے بحث کر رہی تھی۔ جو پچھلے پندرہ منٹ سے اس کا سر کھا رہا تھا۔

"تم نے شزا سے میرے بارے میں کیا بات کی ہے۔۔؟" دانیال اس کے سامنے کھڑا غصے سے پوچھ رہا تھا۔ ہانیہ اس کے غصے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اسے شزا کی عقل پر افسوس ہو رہا تھا۔ جو اس انسان کے پیچھے پاگل ہوئی بھرتی تھی۔

"میں نے کسی سے کچھ نہیں کہا۔ اور اب دوبارہ میرے گھر مت آنا۔۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔" وہ اپنا غصہ بھی اس اس پر ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کی نظر میں وہ اس کے غصے کے بھی لائق نہیں تھا۔ ذوہان کی گاڑی کو گیٹ کے سامنے رکتا دیکھ کر وہ اسے بولتا چھوڑ کر پارک سے باہر آئی۔

"یہ یہاں کیا کر رہا۔۔؟" ذوہان نے دروازے بند کرتے دانیال کو دیکھا۔

"اس کو پاگل کتے نے کاٹا ہے۔۔" ہوا سے اس کے بال بار بار چہرے پر آرہے تھے۔

"تو آپ نے جانوروں کا ہسپتال کھولا ہوا ہے۔۔؟ آدھے سے زیادہ مسئلے آپ نے اپنی زندگی میں خود سے بنائے ہوئے ہیں۔"

"میرا آپ سے بحث کا کوئی ارادہ نہیں۔۔" وہ فوراً بولی۔

"میرا بھی.... آج سے ویک اینڈ سٹارٹ ہے۔ سو اب اگلے دو دن میں آتما کی طرح سوتا رہوں گا۔۔ اور میں نہیں چاہتا آپ مجھ سے کسی بھی قسم کی بحث کر کے ڈسٹرب کرے۔۔"

ذوہان اپنے گھر کا گیٹ پار کر گیا۔ ہانیہ اس کے پیچھے تھی۔

"آتما سوتی نہیں بھٹکتی ہے۔۔" دونوں پھولوں کا لان کروس کر کے ہال میں داخل ہوئے۔ وہ اس کے تیز قدموں کا پیچھا کرتی ہال میں داخل ہوئی۔

"میری سوتی ہے۔۔"

"بورنگ۔۔"

".I know I'm the most boring person"

پنجابی فنی ہوتے ہیں۔"

پنجابی والے اشارہ ہانیہ کی طرف تھا۔

"اونہہ۔۔"ہونٹوں کا زاویہ بگاڑتے اس نے ذوہان کا کچن دیکھا۔جہاں ہر چیز نفاست سے رکھی ہوئی تھی۔وہ گھر کھانا بہت کم کھاتا تھا۔

"آپ کے دل میں میرے لیے اتنا زہر ہے۔اگل اگل کر بھی ختم نہیں ہو رہا کرتن کیلیے۔۔۔"

ذوہان نے کوٹ اتار کر آستین کو کلوز کیا۔۔اور صوفے پر گر گیا۔۔ایک گہری سانس خارج کرتے اس نے آنکھیں بند کرلی۔۔ہانیہ نے اس کی گہری سانس پر اسے مڑ کر دیکھا۔۔

"آپ کیلیئے کوفی بناؤ۔۔؟"وہ پرجوش انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"پینے لائق ہو گی۔۔؟" وہ ہنوز آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

"یس...مجھے بنانی آتی ہے۔۔" وہ کچن میں جا کر کوفی ڈھونڈنے لگی۔۔

دانیال کی بکواس کیسے سنی آپ نے۔۔۔؟اتنا بے زار انسان۔۔۔؟" ذوہان نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔

"اب دیکھوں میں کیا حال کر و گئی اس کا۔۔" وہ کوفی ڈھونڈ رہی تھی۔

"پہلے کرنا تھا۔۔سب باتیں سن کر اب کیا کرنا چاہتی ہیں۔۔آپ کے آنگور کھٹے ہیں۔۔" ذوہان نے صوفے سے اٹھ کر سامنے ٹی وی سکرین میں اپنے عکس کو دیکھا۔۔سفید شرٹ میں بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ خود کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ غصے دلانے آتے ہیں۔۔؟"

"نہ آؤں تو ہیڈ کوارٹر سے کال آتی ہے۔لڑکی پاگل ہو رہی ہے۔لڑائی کرتی بھر رہی ہے۔۔فلحال آپ میرے گھر موجود ہے۔میں آپ کے گھر نہیں۔۔آپ کوفی بنائے...میں فرش ہو کر آتا ہوں۔۔" صوفے سے کوٹ اٹھا کر وہ اپنے کمرے کی

طرف بڑھا۔۔ جلدی میں وہ ہیڈ کوارٹر بول گیا تھا۔ سیڑھیاں چڑھتا وہ روک کر اسے دیکھنے لگا۔ جو کوفی ڈھونڈنے میں اس قدر مصروف تھی۔اس کے الفاظ میں چھپی سچائی کو سن کر نظرانداز کر گئی تھی۔یہی ہانیہ بحث کے موڈ میں بال کی گال بنا کر بات کو طول دیتی تھی۔

"جاسوسی کرتے ہیں آپ میری۔۔۔؟"اسے کوفی مل گئی تھی۔ذوہان کی باتیں سن کر وہ خود کلامی کرتے بول رہی تھی۔

"کاش کوئی کہے تم پنگے کرو۔۔۔میں سنبھال لوگا۔۔" وہ خود سے بڑبڑائی۔۔

"یہی تو آپ چاہتی ہیں۔۔ قتل میں کرو۔۔جیل کوئی اور جائے۔۔"

وہ پھر سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔وہ کیوں بھول جاتی تھی ذوہان اسکی سرگوشیاں بھی سنتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

فرش ہو کر وہ باہر آیا تو وہ ابھی تک کوفی بنانے میں لگی ہوئی تھی۔ذوہان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر ہال میں بجتا لائنڈ لائن کا رسیور اٹھایا۔۔

"او کے میں دیکھتا ہوں۔۔"ہانیہ نے اسے بات کرتے سنا۔۔اور پھر وہ چلتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔۔شاید کوئی باہر گیٹ پر آیا تھا۔

وہ ابھی لان تک ہی پہنچا تھا۔گیٹ سے اندر آتے نسوانی وجود کو دیکھ کر اس کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔۔

"تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔"

"اسے آزادی کہتے ہیں میری جان۔۔۔"

دو آوازوں نے اس کے سماعت کا سفر کیا۔وہ چہرے سے کافی پریشان لگ رہی

تھی۔۔خشک ہونٹوں پر زبان پھرتے وہ اس کے بلکل سامنے اکر کھڑی ہو گی۔۔

"میرے گھر کیا کرنے آئی ہو۔۔؟"ذوہان نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا۔وہ اس کا وجود اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"کل افس گئی تھی۔لیکن تم آفیس نہیں آئے۔۔رات کو تمہارے گھر آئی۔تم گھر بھی نہیں تھے۔آفس والوں سے تمہارا نمبر لینا چاہا۔۔انھوں نے دیا نہیں۔۔۔"

جلدی جلدی بولتے اس نے صفائی پیش کی۔ذوہان کو اس آواز سے لگ رہا تھا۔جیسے وہ ابھی رودے گئی۔۔ہر وقت میک اپ اور نیم برہنہ کپڑوں میں ملبوس عورت آج بنا میک اپ کے سادہ سے حولیہ میں اس کے سامنے تھی۔

"مجھے تمہاری ایک ہلپ چاہے ذوہان۔۔۔"اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی۔اور نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے حلقے بنا میک اپ واضح نظر آرہے تھے۔

"کیسی ہلپ۔۔؟"

"میرا ہزبیڈ جیل میں ہے۔۔اس کی بیل نہیں ہو رہی۔۔تم کروا سکتے ہو یہ۔۔میں

جانتی ہوں۔ تم یہ کر سکتے ہو۔ تم ترکی کے بسٹ وکیل تھے۔"

ذوہان کو اس کی بات سے زیادہ ہزبیڈ لفظ سن کر حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ایک سکینڈ کیلیئے بھی اس کی زبان ہزبیڈ لفظ پر لڑکھڑائی نہیں تھی۔وہ اپنے سابقہ شوہر سے موجود شوہر کیلیئے مدد مانگنے آئی تھی۔

"اس نے اپنے کمپنی کے ساتھ فراڈ کیا ہے۔۔میں کوئی ہلپ نہیں کر سکتا۔۔"

ذوہان کی بات پر وہ چونکی نہیں تھی۔کیونکہ یہ بات آدھے شہر کو معلوم تھی۔جس شخص کے ساتھ اس نے فراڈ کیا تھا۔وہ بزنس مین ہونے کے ساتھ مافیا گینگ جیسا انسان تھا۔جس کی پہنچ سیاستدانوں سے پولیس کے اعلی عہدوں تک تھی۔

"وہ سب الزامات ہے۔لیکن میں پھر بھی اس کے پیسے دینے کو تیار ہوں۔میرے پاس پیسے ہے۔اس تک اپروچ نہیں ہو پا رہی۔۔"وہ رونے لگ گئی تھی۔وہ عورت جس کا اس نے ایک سالا شادی شدہ زندگی میں کبھی ایک آنسو تک نہیں دیکھا تھا۔

وہ اس کے سامنے رو رہی تھی۔

"تمہارے بینک بیلنس کروڑوں ہے۔؟"اس پر ان انسو کا فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

لیکن وہ اسے روتا ہوا بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔اسے برا لگ رہا تھا۔

"میں کر لوگئی۔۔"وہ فوراً بولی۔۔

"اوکے میں کچھ کرتا ہوں۔۔"ذوہان اندر جانے لگا۔۔

"کچھ نہیں......پلیز ذوہان۔۔وہ اسے مار دے گیے۔۔"وہ پھر سے رونے لگی۔۔

"تین دن سے اس کا ریمانڈ ہو رہا ہے۔۔۔"

ذوہان کوفی۔۔۔۔"ہانیہ تیزی سے بھاگتے ہوئے ہاتھ میں مگ تھامے لان میں آئی۔دونوں نے اسے مڑ کر دیکھا۔۔

وہ ہلکے سے ہونٹ کھولے ذوہان اور عورت کو دیکھنے لگی۔۔جب اس نے کوئی بات نہیں بتانی ہوتی تھی۔یا کوئی بات کرتے جواب نہیں دینا ہوتا تھا۔تو وہ اپنے ہونٹوں کو ہلکا سا کھولتی۔اگلے انسان کو تجسس کا شکار کر کے بنا کچھ بولے ہونٹوں کو نا کھلنے والا تالا لگا لیتی۔اور پھر کوئی چاہ کر بھی اس سے وہ بات نہیں اگلواہ سکتا تھا۔ذوہان کو

اس کی اسی حرکت نے سب سے پہلے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔وہ کہیں ناں کہیں اسے اپنا عکس لگتی تھی۔

ہونٹ بند کر کے اس نے گلے میں اٹکا گھونٹ بھرا۔۔وہ وہی بت بنے کھڑی ہو گئی۔۔وہ ڈنر پر اس سے مل چکی تھی۔لیکن از کی کو اس کا چہرہ یاد نہیں تھا۔اس نے ڈنر پر بھی ہانیہ کو سرسری سی نظر دیکھا تھا۔

ذوہان نے کوفی کیلیئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔وہ جلدی سے خرگوش کی طرح بھدکتی دو قدم آگے آئی۔اور کافی اسے پکڑائی۔۔

اسے حیرت کا جھٹکا تب لگا۔جب ذوہان اس کو روتا چھوڑ کر کوفی کا گھونٹ لیے رہا تھا ۔

"اچھی بنی ہے۔۔"ایک گھونٹ بھر کر اس نے ہانیہ کو دیکھا۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

"آپ بات کر لے پہلے،کوفی بعد میں پی لیجئے گا۔۔"

اس نے دونوں ہاتھوں سے زبردستی ذوہان سے مگ واپس لیے لیا۔۔اس کا

زبردستی مگ لیناذوہان اوراز کی دونوں نے دیکھا تھا۔ذوہان نے ہنستی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

ہانیہ مگ پکڑے واپس ہال میں غائب ہو گئی۔۔

"تم نے شادی۔۔۔"

نہیں۔۔۔"ذوہان نے اس کی بات کاٹ دی۔۔

www.novelsclubb.com

****

"مانا کہ آپ بے حس اور روبوٹک انسان ہے۔۔ لیکن روتی عورت کے سامنے کوفی تو روبوٹ بھی نہیں پیے گا۔"

ذوہان کے ہال میں انٹر ہوتے ہی وہ جھٹ سے بولی۔جو کب سے ہال کے گول گول چکر لگا رہی تھی۔

"وہ عورت ایکس وائف بھی ہے میری۔۔۔۔جو اپنے کرنٹ ہزبنڈ کیلیئے ایکس ہزبیڈ سے ہلپ لینے آئی تھی۔۔"وہ کوفی کا مگ لیے کر صوفے پر دارز ہو گیا۔۔پاؤں سامنے گلاس ٹیبل پر رکھے وہ ہانیہ کے اوشیپ ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اوو۔۔۔"وہ خود ہی میں حیرت کی شکار تھی۔

"لیکن وہ رو رہی تھی۔۔کیسی ہلپ۔۔؟"اس نے دو بات ایک ساتھ کی۔۔

"ذوہان نے کوفی کا گھونٹ لیا۔

"اپنی کمپنی کے ساتھ کروڑ کا فراڈ کرتا پکڑا گیا ہے۔"

پاؤں ٹیبل سے فرش پر رکھتے وہ واپس سنجیدہ ہوا۔

"مجھے اس سے ہمدردی ہے ہانیہ۔۔۔لیکن میں اس کے آنسو نہیں صاف کر سکتا۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانیہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔

"اس نے فراڈ کیوں کیا۔؟" عہ سوچتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

ذوہان نے اسے ایک نظر دیکھا۔اس کے پاس سوال کا جواب تھا۔لیکن وہ جواب ہانیہ کو بتانا ضروری نہیں تھا۔جس لڑکی نے ایک روبوٹک انسان سے صرف اس کے پیسوں کی وجہ سے شادی کی تھی۔وہ پاکستان کے جوب لیس انسان کی محبت میں گرفتار ہوگئی تھی۔بنا پیسوں کی محبت کچھ دن ہی رہتی ہے۔اورازکی پاکستانی لڑکی نہیں تھی۔جو اس کے ساتھ سمجھوتہ کرتی۔ان کا پلان کروڑوں کا فراڈ کر کے ترکی غائب ہونے کا تھا۔کیونکہ ازکی کے پاس ترکی کا گرین کارڑ موجود تھا۔

مگر افسوس،انسان جیسا چاہتا ہے۔ویسا ہمیشہ ہوتا نہیں۔۔۔

"آپ کو یہ جان کر کیا کرنا ہے۔" ذوہان نے ہمیشہ کی طرح الٹا سوال کیا۔

"او کے مطلب نہیں جواب دینا۔۔ذوہان انکار نام کی ایک چیز ہوتی ہے۔کبھی سنی ہیں آپ نے۔۔" وہ بہت تحمل سے بول رہی تھی۔ازکی کا مسئلہ اس کیلیئے اتنا اہم

نہیں تھا۔

جواب دینے کے بجائے ذوہان نے اس کی بات کو گول کر دیا۔

"آپ سب کو اپنا جیسا مصوم سمجھتی ہے۔ساری دنیا آپ جیسی نہیں ہے۔دوسروں کی ٹنشن کو ملٹپلائی کر کے فیل کرنا بند کر دے۔۔یہ آپ کے بہت اچھا ہو گا۔۔ ورنہ یہ دنیا بہت بے حس ہے۔۔"

ہانیہ اس کی کہی بات سے شوک کی سی کیفیت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ذوہان نے ایک ابروسے سوالیہ اشارہ کیا۔

"آپ کو کیسا پتا۔۔۔؟میں دوسروں کے دکھ کو ملٹپلائی کر کے فیل کرتی ہوں۔۔؟"وہ ابھی تک حیرت زاد بیٹھی تھی۔

"اتنے سے دماغ سے زیادہ نہ سوچے۔۔"مگ کے کنارے پر انگلی سے دایرے بناتے وہ ہانیہ کو اداس لگ رہا تھا۔یا کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا۔۔یہ سچ تھا کہ وہ اپنی ڈیوارس کے بعد کافی ہرٹ ہوا تھا۔لیکن آج اسے اس حال میں دیکھ کر بھی اسے

اچھا نہیں لگا تھا۔آدھی زندگی پاشا سے بدلا لینے میں گزار کر آج اسے اپاہج کی سی حالت تک پہنچا کر بھی اسے سکون اور جیت کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

ایک خالش تھی جو ابھی بھی سینے میں محسوس ہو رہی تھی

ایک دھوراپن۔۔۔

ایک کمی۔۔

"کیا سوچ رہے ہیں۔۔۔؟"ہانیہ کی آواز پر بھی اس کی نظریں مگ کے کنارے پر ٹھہری تھی۔

"کہ سکون کیا ہے۔۔۔؟"وہ کھوئی ہوئی انداز میں بولا۔

ہانیہ اس کے ساتھ زارا فاصلے پر بیٹھی تھی۔

"اپنی ایکس وائف کو اس حال میں دیکھ کر آپ کو برا فیل ہو رہا ہے۔۔؟"وہ سوال کر رہی تھی۔لیکن وہ خاموش رہا۔۔۔

"آپ نہیں چاہتے تھے۔اس کے ساتھ برا ہو۔۔۔پر اللہ انصاف کرنے والا ہے۔

وہ آپ کے گھر۔۔ہلپ مانگنے آئی ہے۔یہاں انصاف ہو گیا۔۔اب آپ ان کی ہلپ کر سکتے ہیں تو ضرور کیجئے گا۔۔اس طرح آپکا ضمیر آپ کو ملامت نہیں کرے گا۔۔"

اس کے چپ ہونے پر ذوہان نے نرم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

وہ شاید واقع ہی بے حس ہو گیا تھا۔دوسرے اس کے بارے میں جو رائے قائم کرتے تھے۔وہ اس کی سوچوں میں دور دور تک نہیں ہوتا تھا۔ہانیہ جو سمجھ رہی تھی وہ ویسا محسوس نہیں کر رہا تھا۔یا جیسا وہ محسوس کرتا تھا۔ویسے کوئی سوچتا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر آپ کہتی ہیں۔میں آپ کی پوائنٹ لس باتیں کیوں سنتا ہوں۔۔؟آپ بیک وقت اپنی ایج سے چھوٹی اور بڑی ہیں۔۔آپ یونیک ہیں۔۔"

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

"آپ نے جواب نہیں دیا۔۔ سکون کیا ہوتا ہے۔۔؟"

"روحانی لحاظ سے پوچھ رہے ہیں کہ دنیاوی۔۔؟" گول آنکھوں کو گھما کر وہ شرارت سے مسکرائی۔

"میرے والے کام مت کرو۔۔ یہ اچھے نہیں ہے۔ آپ اچھی باتیں اڈوپٹ کیا کریں۔ کاپی نہ بنے۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"روحانی یا دنیاوی۔۔۔" ہانیہ نے ہنستے ہوئے اپنی بات دہرائی۔

"دنیاوی سکون۔۔"

"دنیاوی سکون......" وہ سوچنے لگی۔

"جب ہمارے پاس کوئی ایسا شخص ہو۔۔ جس کا ہاتھ پکڑ کر ہم بول سکے۔۔ وہ صرف میرا ہے...."

اس کی وفا، وقت، فکر، اور وہ خود سارا کا سارا میرا ہے۔ اسے میری نظر میں دنیاوی سکون کہتے ہیں۔ کیونکہ انسان انس سے بنا ہے۔۔ کسی سے مانوس ہونا۔۔۔ محبت کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیفیت۔۔انسان کی کمزوری ہے۔۔وہ دنیا بھی جیت لیے۔۔لیکن اس کے پاس کوئی محبت کرنے والا نہیں۔۔تو وہ پر سکون نہیں ہو سکتا ہے۔۔"

ذوہان غیر مری نقطے کو دیکھتے اسے سن رہا تھا۔۔

آنکھیں بند کیے وہ وہی صوفے پر دوبارہ لیٹ گیا۔

"کیا میرا جواب اچھا نہیں تھا۔" وہ اس کی بند آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔کھولی آنکھوں میں دیکھنا بھی اس کے لیے مشکل کام نہیں تھا۔مگر بند آنکھوں میں وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آپ اپنی جگہ بکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔لیکن ہر انسان کی ڈیفینیشن الگ ہوتی ہے ۔اور مجھے آپ کی باتوں پر یقین ہونے لگا۔۔کہ میں واقع بے حس ہوں۔۔" آخری بات کرتے وقت ذوہان نے آنکھیں کھولی۔۔اسے نیند آرہی تھی۔

"آپ اپنے کمرے میں جا کر سو جائیں۔۔" وہ اٹھ کر ہال سے باہر نکل گئی۔۔

کمرے میں جاکر ذوہان نے گلی میں کھولنے والی کھڑکی کو دیکھا۔۔ہانیہ گیٹ سے باہر نکل رہی تھی۔اور گیٹ کے سامنے اس کی ایکس وائف گاڑی سے نکل کر ہانیہ کے سامنے آگئی۔۔اس کے چہرے پر بے زاری کا رنگ ابھرا۔۔کمرے کا دروازہ کھولے وہ گیٹ کی طرف بڑھا۔۔

"کون سا جادو کیا ذوہان پہ تم نے......؟"اپنے گھر کی طرف جاتے ہانیہ نے روک کر پیچھے دیکھا۔وہ چلتے ہوئے اس کے سامنے آگئی۔وہ اب رو نہیں رہی تھی۔اس کے دماغ میں پہلا خیال یہی آیا تھا کہ کیا وہ رونا صرف ذوہان کیلئے تھا۔۔؟

"جادو.....؟"وہ اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پائی۔

"مشین جیسا انسان۔۔۔ مسکرانا سیکھ دیا۔مہینے میں ایک زبردستی مصنوعی مسکراہٹ والا انسان.....اب آنکھوں سے ہنستے ہیں۔"

اسے ہانیہ کا زبردستی مگ لیتے وقت ذوہان کی آنکھوں کا مسکرانا بری طرح چبھا تھا۔

"میں نے کوئی جادو نہیں کیا ان پر....."

"تمہارا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے.... کم عمر ہو۔خوبصورت بھی ہو۔اور معصوم سا چہرہ....ایک مرد کو یہی چاہیے ہوتا ہے۔"اس کی سب باتیں ذوہان نے لان سے گیٹ تک آتے سنی تھی۔لیکن گیٹ کروس کرتے اس کے پاؤں روک گئے۔

"اپنی نااہلی کو میرے جادو کا نام کیوں دے رہی ہو۔۔؟"

ہانیہ کی سخت لہجے میں بولی گئی بات سن کر وہ گیٹ سے باہر آیا۔۔لیکن ان دونوں کی نظریں ذوہان کی طرف نہیں تھی۔

"جو عورت اپنے شوہر کو مشین کہہ رہی ہے۔اور اس کے سینے میں موجود دل کو نہیں چھو سکی۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں لا سکی۔۔تو یہ اس کی نااہلی ہے۔نا اہل تو آپ ہے ہی۔۔سلف رسپکٹ بھی آپ میں نہیں پائی جاتی۔۔ورنہ اس شہر کے سب مردوں کی پاؤں پکڑ لیتی۔۔اپنے ایکس ہزبیڈ سے مدد لینے نہیں آتی۔۔یا پھر یہ بھی ہوئی ٹراپ تھا ذوہان سراج کیلئے۔۔۔مگرمچھ کے آنسو کے روپ میں

"۔۔

کاٹ کھانے والے انداز میں کہتے اس کی آواز بہت آہستہ تھی۔لیکن اس کا کہا ایک ایک لفظ سامنے موجود عورت کے سینے کو آر پار ہوا تھا۔

ذوہان نے اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔اس کی ایکس وائف کا چہرہ دھواں ہو گیا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے چلی گئی۔۔اسکی گاڑی سڑک پر غائب ہوئی تو ہانیہ شرارت سے مسکراتے گیٹ کی طرف دیکھا۔

"خس کم جہاں پاک......"ذوہان سے نظریں ملنے پر ہنستا چہرہ ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔۔

"اندر مجھے اچھائی کے پارٹ پڑھا رہی تھی۔اور باہر آتے ناگن کی طرح روپ بدل لیا۔۔"ذوہان نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"لوگوں کو عزت راس نہیں آتی۔۔وہ کہہ رہی تھی۔میں نے آپ پر جادو کیا۔۔وہ انسان جو مجھے ٹیڈی بیئر گفٹ دیتا ہے۔اس پہ جادو کیا۔۔؟جو مجھے سیریس ہی نہیں

www.novelsclubb.com

لیتا۔۔"وہ مصنوعی افسوس کر رہی تھی۔

"آپ کبھی سیریس ہوتی ہیں۔۔؟"

"یس.....سونے کے بعد اور جاگنے سے پہلے۔۔۔"

کہہ کر وہ روکے نہیں۔۔اور اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی۔۔

****

www.novelsclubb.com

اتوار کے دن اس کا رابیل کے گھر ناشتہ کرنے کا موڈ تھا۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔فرش ہو کر وہ گیٹ سے باہر آیا تو ہانیہ پارک میں دانیال کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔

ذوہان کے چہرے پر ناگواری کا رنگ ابھرا۔گھر کے بجائے اس نے پارک کی

طرف قدم بڑھائے دیں۔پارک کے اندر کے داخل ہوتے اسے ہانیہ اور دانیال کی آوازیں سنائی دی۔وہ دونوں جنگی انداز میں لڑ رہے تھے۔دانیال بھی آج ساری حد توڑ کے بول رہا۔ہانیہ کے چہرے کے بلکل پاس اکر وہ چیخ رہا تھا۔

ذوہان کے پوری جسم میں ایک آگ توڑ گئی تھی۔بائیں جانب دیکھتے اس نے گہرا سانس لیا۔اور قدموں کی رفتار تیز کی۔

"تم ایک گٹیا انسان ہو...."ہانیہ اونچی آواز میں جیخی۔

"دانیال کے ساتھ کھڑے اس کے دوست نے دانیال کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کیا۔اب وہ ہانیہ سے بات کر رہا تھا۔اس کی غلیظ آنکھیں ہانیہ پر دیکھتے،ذوہان دونوں کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہی..........."

ہانیہ کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔اور دونوں ہونٹ گولائی میں تبدیل ہو گئے۔ذوہان کا زوردار مکا دونوں لڑکوں کے منہ پر پڑا تھا۔دانیال کے دوست کے منہ سے خون

نکل رہا تھا۔ گھاس پر تھوکتا وہ اپنے جبڑے پر ہاتھ رکھے دانیال کو دیکھنے لگا۔

ہانیہ نے گول آنکھوں کو پورا کھول کر غیر سنجیدگی سے ذوہان کو دیکھا۔ جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اور بنا بولے وہاں سے واپسی کو مڑا۔ ہانیہ اس کے پیچھے لپکی۔ اسے ذوہان کا مکا مارنا اچھا لگا تھا۔

وہ تو چاہتی ہی یہی تھی۔ کوئی اسے پنگوں کے بیچ کود کر پاسہ ہی پلٹ دیے۔

"ذوہان میری غلطی نہیں ہے۔" وہ اس کے ساتھ تیز رفتار میں بھاگتے ہوئے چل رہی تھی۔

ذوہان نے تیز سانس سے گھارتی نظروں سے دیکھا۔ وہ زرا ڈگمگائی۔

"آپ کبھی غلط ہوتی ہیں۔" ذوہان نے تنطزیہ کہا۔

"وہ مجھے دھمکیاں دے رہا تھا۔" ہانیہ بولتے ہوئے الٹا چلنے لگی تاکہ اس روبوٹ کا چہرہ دیکھ سکے۔ جو بنا روکے بے لگام گھوڑے کی طرح چل نہیں دوڑ رہا تھا۔

"آپ بھی دھمکیاں دیں۔ کس نے روکا آپ کو۔؟" وہ اسی انداز میں بولا۔

"ضرورت نہیں۔"

"ضرورت رہی نہیں ہونی۔آپ پہلے ہی دے آئی ہو گی۔" پارک سے باہر جا کر وہ روک گیا۔

"میں نے کوئی دھمکی نہیں دی۔پر دانیال نے اچھا نہیں کیا۔اس نے بہت بدتمیزی کی ہے۔"

تیز چلنے کی وجہ سے اس کا سانس بے ترتیب ہو گیا تھا۔

"بہت اچھا کیا اس نے۔"ذوہان نے پھر سے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ہانیہ کی آنکھوں نے خفگی سے پلکوں کو چھوا۔وہ صرف نرم بولتے الفاظ سے چھونے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔غصے میں اس کی کھا جانے والی نظریں بھی جسم کے آر پار ہو رہی تھی۔

"مجھے برا لگا ہے ذوہان...؟اس نے مصومیات سے کہا۔

"آپ کو کیوں برا لگ رہا۔پورا پورا لڑ کر آئی ہیں۔"ذوہان پر اس کے معصوم انداز کا

کوئی فرق نہیں پڑا۔

"پورا پورا...؟" وہ حیران ہوئی۔

"او آپ تو بہت معصوم ہیں۔ آپ کو تو کچھ نہیں معلوم۔ روٹی کو چوچی کہتی ہے۔ ٹوسٹ کھاتے گلے میں اٹک جاتا ہے۔ اونہہ......"۔ ذوہان ایک قدم آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔ ہانیہ نے چہرے نیچے جھکا کر صرف آنکھیں اوپر اٹھائی ہوئی تھی۔ جو ذوہان کی اونچی آواز سے بار بار زمین کو دیکھنے پر مجبور ہو رہی تھی۔ لیکن ایک بات طے تھی۔ اسے ذوہان سے ڈر نہیں لگتا تھا۔

"فرض کریں ہانیہ۔ میں اپنے دوستوں میں بیٹھا ہوں۔ اور آپ بھی میرے ساتھ ہیں۔ پھر وہاں پر ایسی ہی کوئی لڑائی شروع ہو جائے۔ اور میرے دوست غلط الفاظ استعمال کریں۔ آپ کیا کریں گئی۔؟ ان کا منہ توڑ دیں گئی۔ یا انھیں منہ نہیں لگائے گئی۔؟"

ذوہان اب ایک قدم پیچھے لیے کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں آپ کے پرسنل میٹر میں کیوں آ گئی۔آپ کے دوست آپ کا اپنا معاملہ ہے۔لیکن اگر آپ کے دوست میرے بارے میں کچھ بولے گئے تو میں جواب دو گئی۔اور آپ سے بھی امید کرو گئی۔آپ مجھے ڈیفنڈ کریں۔"

ہانیہ نے ایک ہی سانس میں بولا۔

"دانیال نے کیا کہا آپ سے...؟"ذوہان کا غصہ نرم پڑا۔اس نے ہانیہ کو تفشیشی نظر سے دیکھا۔

اس نے بولنے کیلیۓ ہونٹ کھولے اور پھر ذوہان کو دیکھ کر بند کر لیے۔

"ہانیہ کیا کہا اس نے آپ سے...؟"اس کی آواز اونچی ہوئی۔

"میں آپ کو نہیں بتا سکتی۔"ہانیہ نے اس سے نظریں ملائی اور پھر چرالی۔اور پھر نظر اٹھا کر ذوہان کو دیکھا۔جبکہ اس کی نظریہ ہانیہ پر جمی ہوئی تھیں۔

"گھر جائے..."دو لفظ بول کر وہ وہ اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا۔

ٹراؤزر شرٹ سے تیری پیس سوٹ پہن کر وہ پورچ میں داخل ہوا۔اور حسام کو

کال کی۔

"ایک لڑکا ہے دانیال رحمانی...اس کے سب دوستوں کو شیش محل والے سرال لیے کر آؤ خاطر داری کرنی ہے۔۔میں ایک گھنٹہ میں آرہا ہوں۔"

"Roger that sir"

حسام نے پروفیشنل انداز میں جواب دیا۔

****

www.novelsclubb.com

دانیال اور اس کے دوست ہاسپٹل سے باہر نکل کر پارکنگ ایریا میں داخل ہوئے۔

سامنے سوٹ بوٹ میں ملبوس سات آدمی ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔

"دانیال رحمانی..؟"سوٹ میں ملبوس ایک شخص نے روبوٹک انداز میں پوچھا۔

"یس...؟دانیال نے قتار میں کھڑے سب آدمیوں کو دیکھا۔حسام سڑک پر

کھڑی گاڑی میں بلیک شیشوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

دانیال کے ہاں میں جواب دیتے ایک سیکنڈ میں اسے دوستوں سمیت اٹھا کر گاڑی میں ڈال دیا گیا۔ پانچ بولٹ پروف گاڑیاں ہسپتال کے سڑک پر ٹائروں کے نشان چھوڑ کر غائب ہو گی۔

گاڑی میں ڈالتے سب کی آنکھوں پر سیاہ کپڑا باندھ دیا گیا تھا۔ شیش محل کی لوکیشن مخصوص لوگ جانتے تھے۔

دانیال کے احتجاج پر ایک بھاری آواز بلند ہوئی۔

"چپ کر کے بیٹھو ورنہ منہ بھی بند ہو جائے گا۔"

"اور سانس بھی..؟" حسام نے ڈریوار سیٹ پر بیٹھے سپاٹ انداز میں کہا۔ اس کی انگلیاں فون سیکرین پر ذوہان کو میسج سینڈ کرنے میں مصروف تھی۔

ذوہان سیاہ گیٹ عبور کر کے راہدری سے اندر داخل ہوا۔ تفشیشی کمرے میں آ کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے شیشے کے دوسری جانب دانیال کو دیکھا۔ جو آنسو سے رو رہا تھا۔

"کھیلنے کی عمر میں کیوں بچوں کو خون کے آنسو رولا رہے ہو...؟" حسام اس کے طرف پلٹا۔

ذوہان بنا کچھ بولے دانیال کو دیکھ رہا تھا۔ جو اپنی زندگی کے سارے گناہ یاد کرنے میں لگا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے یہاں لایا گیا تھا۔

ہانیہ....؟ دانیال نے سوالیہ انداز سے اونچی آواز میں سامنے کھڑے فولادی شخص کو دیکھا۔ وہ اسے التجائی نظروں سے پوچھ رہا تھا کہ کیا اسے ہانیہ کی وجہ سے یہاں لایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حسام نے ذوہان کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھا۔

دانیال کے سامنے کھڑا شخص اب اس سے ہانیہ نام کے لڑکی کا ایڈاس پوچھ رہا تھا۔

اور جو اس نے ایڈرس بتایا تھا۔ وہ سن کر حسام نے ذوہان کو شوق انداز میں دیکھا۔

"یہ تو تمہارا ایڈرس ہے....اوائی سی....!!!" حسام نے اسے چھیڑنے والے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انداز میں کہتے دانیال کو دیکھا۔

"یہ وہی برتھڈے گرل ہے۔۔ تمہاری نیبر۔۔۔؟ شیٹ میں سمجھ رہا تھا کوئی سیریس معاملہ۔۔ ذوہان میں تمھیں اتنا فضول لگتا ہوں۔؟" حسام اب افسوس سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ذوہان سامنے دانیال کو دیکھ رہا تھا جو اب ہانیہ کا پورا بائیو ڈایٹا بتا رہا تھا۔

"اس کی زبان بند کرواو ورنہ میں اسے گولی سے اڑا دو گا۔" ذوہان نے کہتے ہوئے سیاہ کوٹ اتار کر کرسی پر اچھالا۔ شرٹ کی آستین فولڈ کرتے وہ اسی کمرے میں نسب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ دانیال کی بولتی زبان کو دیکھ کر بند ہو گئی۔ اس کا شک اب یقین میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اسے وہاں ہانیہ کی وجہ سے ہی لایا گیا تھا۔

ذوہان کے ہاتھ کا کھایا مکا اسے ابھی تک درد کر رہا تھا۔ کہنوں سے نیچے ابھری ہوئی رگوں کے ساتھ ذوہان چلتا ہوا اس تک آیا۔ دانیال سانس روکے اس کے ہر بڑھتے قدم کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا کہا تھا تم نے اس سے....؟" ذوہان اس کی کرسی کی پتلیوں پر ہاتھ رکھ کر چہرے پر جھکا۔

"کس سے...؟" دانیال اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہکلایا۔

"اپنی ماں سے..." ذوہان کا انداز ہ سپاٹ تھا۔

"وہ ایک مذاق تھا......میں ہاں...."

اس کے نام لینے پر ذوہان نے آنکھیں بند کی۔

"اس سے....میں اس سے مافی مانگ لو گا...." دانیال جلدی سے بولا۔اس کا دل بری طرح دھڑ رہا تھا۔جیسے ایک چھوٹی سے غلطی سرزاد ہونے پر اس کی سانس روک دی جائے گئ۔

"کہا کیا تھا اس سے...؟" ذوہان نے سپاٹ انداز میں اپنا سوال دہرایا۔

"میرے اندر بہت صبر ہے۔پر اتنا بھی نہیں کہ تم اسے آزماؤ.." یہ اشارہ تھا۔کہ بات کو طول دیے بنا سید ھا مودے پر آئے جائے تو بہتر ہو گا۔

دانیال نے گلے میں اٹکا گھونٹ اندر نگلا۔ آگے کنواں پیچھے کھائی والی بات تھی۔ اگر نہ بتاتا تو بھی مرتا۔ اور بات ایسی تھی۔ سامنے کھڑے شخص کو بتا دیتا۔ تو بھی اس کی بات کا یقین نہیں تھا۔ وہ اس کے ساتھ کچھ نہیں کریں گا۔

"دنیال نے زبان ہونٹ پر پھرتے ذوہان کو التجائی نظروں سے دیکھا۔ کہ بنا بات معلوم کیے کیا اسے معافی نہیں مل سکتی۔۔؟ ذوہان کی اندر تک چھو جانے والی نظروں نے جواب دیا۔ کہ ہاں نہیں مل سکتی۔۔!!!

"میں صرف فلرٹ کر رہا تھا۔" دانیال نے بولنا شروع کیا۔ ذوہان ہنوز ویسے جھکا اسے آنکھیں چھوٹی کیے سن رہا تھا۔ جبکہ گلاس وال کے دوسری جانب حسام کرسی پر بیٹھا دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

ذوہان کافی عرصہ بعد اپنے اس روپ میں آیا تھا۔

"صرف اتنا کہا تھا۔ بچوں والی گیم چھوڑو....." اس نے روک کر ذوہان کو دیکھا۔

جس میں واقع بہت صبر تھا۔وہ اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار خاموشی سے کر رہا تھا۔

"بڑوں والی گیم کھلتے ہیں۔"

دانیال نے اپنی بات مکمل کی۔اسے لگا پورے کمرے میں کوئی دھماکہ ہو گا۔پر یہاں تو خاموشی تھی۔خوفناک خاموشی۔صرف ذوہان کی گرم سانس تھی جو وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہا تھا۔ذوہان بات کر سیدھا کھڑا ہوا۔اور واپس جانے کیلیئے پلٹا۔دانیال کا اٹکا سانس بحال ہوا۔ابھی سانس حلق سے نیچے ہی اترا تھا۔ذوہان نے اسے کلر سے پکڑ کر کرسی سے اٹھایا اور اس کا سر سامنے دیوار میں جا لگا۔دانیال کو لگا پوری دنیا گھوم گئی۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر جا گرا۔حسام کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ذوہان نے اسے ایک نظر مڑ کر نہیں دیکھا۔دروزہ کھول کر وہ واپس اندر آیا ۔اور کوٹ اٹھا کر باہر نکل گیا۔

حسام بھی اس کے پیچھے باہر آیا۔دونوں کا رخ حسام کے کیبن کی طرف تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ذوہان تم اپنے پرسنل ایشو یہاں نہیں لا سکتے۔ہیڈ کوارٹر کیا جواب دیے گئے۔

ویسے بھی تم نے اس لڑکی کے بارے ہیڈ کوارٹر کچھ نہیں بتایا ہوا۔" حسام اب حد

درجے سنجیدہ تھا۔کیبن کا دروازہ لوک کر کے وہ اس کی طرف بڑھا جو بار بار

آنکھیں بند کر کے کھول رہا تھا۔یہ اس کا مخصوص انداز تھا اپنے اندر لگے غصے کی

آگ کو ختم کرنے کا۔۔

"ہیڈ کوارٹر کو اس میں بتانا جیسا کیا ہے۔" ذوہان نے بے نیازی سے سوال کیا۔وہ

اب کوٹ پہن رہا تھا۔

"ہماری لائف میں کوئی پرائویسی نہیں ہے۔" حسام نے اسے یاد کروایا۔

"وہ میری لائف کا حصہ نہیں ہے۔" ذوہان نے لاپرواہی سے کہا۔" نیبر ہے

میری۔۔اپنا کام کر کے میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔پھر وہ اپنے راستے اور میں اپنے۔"

"دیکھ رہا ہے۔کتنی وہ تمہاری لائف کا حصہ نہیں ہے۔لیکن یہ میرا ایشو نہیں ہے۔

مگر وہ تمہارے لیے ایشو کھڑا کر سکتی ہے۔ایٹ لیسٹ سرسری سا بتا دو اس کے

بارے۔" حسام نے اسے سمجھایا۔وہ جانتا تھا۔ان کے کام میں ان کی زندگی کا کوئی پہلو چھپا ہوا نہیں ہو سکتا تھا۔ان کے فون چیک کیے جاتے تھے۔ان کی زندگی میں شامل لوگوں کی ساری لسٹ ہیڈ کوارٹر جمع ہوتی تھی۔اور کوئی بھی نیا رشتہ بنانے کے بعد ہیڈ کوارٹر کو انفارم کیا جاتا تھا۔

"اس لڑکی کے پاس تمہارا نمبر ہے۔اور وہ فون اور نمبر دونوں خفیہ ہے۔" حسام کی بات پر ذوہان چونکا نہیں تھا۔

"تمہیں لگتا ہے۔کیا یہ سب تمہیں اپنی قابلیت پر معلوم ہے۔" ذوہان کی بات پر وہ بھی نہیں چونکا تھا۔

"ہاں جانتا ہوں۔تم بہت قابل ہو اور کوئی تمہیں نہیں پکڑ سکتا۔پر میرے سر پر بندوق رکھ کر کیوں چلا رہے ہو۔؟ تم مجھے یوز کر رہے ہو۔اور میں تمہاری ہلپ کر بھی رہا ہو۔" وہ گرنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھا۔

"تم نہیں.... تمہاری قابلیت یوز ہو رہی ہے۔تم ہیڈ کوارٹر کو سنبھال سکتے ہو۔"

ذوہان نے غیر سنجیدگی اس کی حوصلہ افزائی کی۔

"چلینجز قبول کیا کرو لڑکے۔ کیا ہر وقت روتے رہتے ہو۔"

ذوہان نے دروازہ کا لوک کھولا۔

"ان لڑکوں کو کیا کرنا۔؟" حسام کے سوال پر اس نے مڑ کر دیکھا۔

"پندرہ دن یہی رکھو۔اور پھر چھوڑ دینا۔"

"مر جائے گئے۔" حسام نے بے ساختہ کہا۔

"جب مرنے لگے تب چھوڑ دینا..... مرنے سے پہلے چھوڑ دینا یاد سے...."

ذوہان نے روک کر غیر سنجیدگی سے کہا۔

"کیا وہ واقعی صرف تمہاری نیبر ہے۔"؟

"وہ ایک چھوٹی بچی ہے۔" ذوہان نے اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر جواب دیا۔ حسام نے سامنے پڑی فائل کھولی۔ ذوہان باہر نکل گیا۔

****

"گڈمارننگ...." آرٹ اسٹوڈیو میں کینوس کے سامنے کھڑے اسے اپنے عاقب سے ذوہان کی آواز آئی۔ سامنے موجود کھڑکی کے شیشوں میں اس نے ذوہان کی تلوار جسی مغرور ناک کو خفگی سے دیکھا۔ برش سے رنگوں کو تھوپنے والے انداز میں وہ کینوس پر بکھیر رہی تھی۔

"کرتن کیلے...." ذوہان نے نرمی سے اسے پکارا۔ وہ اس کے بلکل پیچھے کندھے سے زرا فاصلے پر کھڑا تھا۔ پر اس کی آواز کا لمس ہانیہ کو چھو گیا تھا۔ بجلی کی طرح وہ گول آنکھوں میں غصے لیے اسکی جانب پلٹی۔

"کیسی ہیں آپ....؟" ذوہان نے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اتنا روڑ بات کرنے کے بعد... پورا دن گزر گیا۔ایک بار بھی آ کر پوچھا۔ہانیہ کیسی ہیں آپ۔؟جبکہ کل اتوار تھا۔پر آپ گھر ہی نہیں تھے۔اور اب پوچھ رہے کیسی ہیں۔میں آپ کے خون کی پیاسی ہوں۔"

ذوہان اس کے الفاظ سے زیادہ اس کی چھوٹی سے سرخ ہوتی ناک کو دیکھ رہا تھا۔ بات کرتے اس کے بنگز آنکھوں میں آرہے تھے۔وہ واقع ہی میں غصے میں تھی۔

"میرے خون کی......؟"ذوہان نے میرے پر ابرو کو اٹھا کر کچھ اس انداز سے پوچھا وہ کچھ بول نہیں سکی۔

"آپ کو غصہ کس بات پر ہے۔؟"

آپ کو نہیں پتا کس بات پر ہے۔روبوٹ کو سب بات شروع سے بتانی ضروری ہوتی ہے۔کیونکہ اس کا پیچھلا ڈیٹا کو گزرے دن کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔؟"

آرٹ اسٹوڈیو کی دیوار نے آج پہلی بار اس خاموش مزاج لڑکی کی اونچی آواز سنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی آپ کو اپنی اوقات دیکھا رہا ہے۔ تو ضروری ہے آپ بھی اسے اپنی اوقات دیکھائے۔؟" ذوہان کا اشارہ کل والی بات کی طرف تھا۔ مطلب اس کا ڈیٹا دن گرز نے ٹکے ساتھ ختمو نہیں ہوا تھا۔

"وہ میرے اوپر الزام لگا رہا تھا۔ اس کا اور شزا کا بریک میں نے کروایا ہے۔"

"یہاں لوگوں کی شادیاں نہیں ٹک پا رہی۔ اور ان بچوں کو بریک اپ کی بیماری لگی ہوئی ہے۔" ذوہان نے اس کی بات کاٹ دی۔ کس بچی کے مسئلوں میں پھنس گیا تھا۔ جس کی اپنی زندگی میں کوئی سکون یا مقصد نہیں تھا۔ اور ساتھ میں وہ ذوہان کو بھی اس کے مقصد سے ہٹا رہی تھی۔ اور یہی بات ذوہان کو اتنے وقت میں سمجھ نہیں آرہی تھی۔ آخر کیوں وہ اس کے مسئلوں کو اتنا سنجیدہ لیتا تھا۔ اس کی کہی ہر چھوٹی سی بات سے پارک میں کیے پنگوں تک سے اسے فرق پڑنے لگا تھا۔

"میرے لیے بھی یہ کوئی دنیا جہاں کا مسئلہ نہیں ہے۔ اسے صاف منع کیا تھا میں نے۔۔ آئندہ مجھ سے نہ ملنا۔ اور پھر اس کا دوست بدتمعزی کرنا شروع ہوگیا۔ میں

خود اس ٹوپک اور فضول لوگوں سے تنگ ہو۔ بہت غصہ آ رہا آپ کو مجھ پر۔۔۔اور جب میں کہتی تھی۔ مجھے دوست نہیں بنانے کیونکہ لوگوں کھوکھلے اور فضول ہے ۔۔میرے ان سے نظریات نہیں ملتے۔۔"

"یہ سب بول کر آپ بچ نہیں سکتی ہانیہ۔۔ یہاں بات کل والی بدتمیزی کی ہو رہی ہے۔ایسے کون لڑتا ہے لڑکوں سے....؟"

ذوہان نے اسکی بات کاٹی۔اس کی فر فر کرتی زبان ایک دم روک کر گئی۔

"دانیال کو سب سے زیادہ مسئلہ اس بات سے ہوا ہے۔آپ نے اس کے دوست کے سامنے اسکی کی انسلٹ کی ہے۔ جن کے سامنے وہ کہتا تھا کہ لڑکیاں تو میرے اشاروں پر ناچتی ہیں۔" ذوہان کی آواز قدرے اونچی ہوئی۔

"آئی نو....ایگو ہرٹ ہوئی ہے اس کی۔۔ سو کولڈ مرد۔۔"

ہانیہ نے ہاتھ میں پکڑا برش غصے سے میز پر پٹکا۔

"آپ نے خود کو ڈیفنڈ کیا۔اچھا کیا۔پر ساتھ میں یہ سب کر کے انھیں بتایا ہے۔ کہ

میں ایک بے وقوف لڑکی ہو۔اور مجھے تمہاری باتوں سے فرق پڑتا ہے۔"

ذوہان نے پہلی بار اس کیلیئے ایسا لفظ استعمال کیا تھا جو اس کی توہین کے زمرے میں آرہا تھا۔ہانیہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"پہلی دفعہ کسی سے لڑائی کی ہے میں نے۔"

"لگ نہیں رہا ہانیہ۔۔جس طرح آپ لڑ رہی تھی۔کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔"

ذوہان اس کے رگوں میں چلتے خون سے ناواقف تھا۔اشعر کی لاکھ اچھی تربیت کے باوجود۔۔۔وہ ابرہیم پاشا کی بیٹی تھی۔۔اور خون اپنا رنگ ضرور دیکھاتا ہے۔

"اس لیے سب سے دور رہتی ہوں۔زبان اچھی نہیں ہے میری۔؟"ذوہان کے غصے کو وہ کسی خاطر میں نہیں لا رہی تھی۔

"زبان اچھی نہیں تو شکل کا اچارہ ڈالنا۔؟"ذوہان کی تیز آواز سے اس کی پلکوں نے بھنوؤں کو چھوا۔وہ آخر اتنا غصے میں کیوں تھا؟۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں۔؟" بالآخر اس نے پوچھ لیا۔

"میرا دل کر رہا ہے۔ دو تھپڑ مارو آپ کو۔۔" ذوہان کی اگلی کہی بات نے اسے مزید حیران کیا۔ ذوہان کو دانیال کی کہی بات نہیں بھول رہی تھی۔ روبوٹ غصے میں تھا۔ ۔ورنہ تاریخ گواہ ہے۔ وہ انسان کبھی غصے نہیں ہوتا تھا۔ وہ دوسروں کو زچ کر کے غصے دلانا جانتا تھا۔ اسے غصے دلانا ایک ناممکن کام کی طرح تھا۔ کیا اس نے وہ ناممکن کام سرانجام دیے دیا تھا۔ اس کا دماغ تیزی سے جمع تفریق کرنے میں لگا ہوا تھا۔

"کتنی عجیب حرکتیں کرتی ہیں آپ۔"

"آئندہ نہیں کرو گئی۔؟" اس نے ذوہان کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

"مجھے آپ پر یقین ہے۔ آپ کی کہی بات پر ہرگز نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں۔ آپ پھر سے یہی سب کریں گئی۔ اور پھر انسانوں کو برا بھلا کہنے لگ جائے گئی۔"

ذوہان کا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔

"اتنا غصہ کر کے بھی آپ کو سکون نہیں آ رہا ہے۔ اور پہلے کونسا آپ نے مجھے کسی

کام سے روکا ہے۔ کہ یہ کام نہ کریں۔اب ایک دم سے سر پر ہتھوڑے مار رہے ہیں۔"گول آنکھوں سے اسے گھورتے وہ شیرنی کی طرح غراتے آگے بڑھی۔اور انگلی اس کے سینے پر رکھی۔

"ساری غلطی میری ہے۔میرا ہی قصور ہے۔"ذوہان کے سخت لہجے نے اسے سینے سے انگلی اٹھانے پر مجبور کر دیا۔وہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔پر سکون رہنے والا انسان آج جوالا مکھی بنا ہوا تھا۔وہ دونوں دوستوں کی طرح تو کم از کم بلکل بحث نہیں کر رہے تھے۔

"لیکچر دینے بیٹھتا ہوں۔تو گھنٹوں گرز جاتے ہیں۔آپ پھر سے وہی کام کر رہی ہوتی ہیں۔آپ کی بے سکون روح کو ایک پل کا سکون نہیں ہے کہیں۔کوئی نہ کوئی پنگا کرنا ضروری ہوتا آپ کیلیئے۔اتنی کوشش کر کے اتنا بول کر میں ابھی وہی ہوتا ہوں۔اور آپ پھر سے وہی غلطی کر رہی ہوتی ہے۔میں آپ کے ہتھوڑا نہیں مار رہا ہے۔الٹا آپ میرے ہاتھ زخمی کر رہی ہیں۔آپ کی وجہ سے میں کتنی بڑی مشکل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں پھنس سکتا ہوں۔آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے۔شاید میری لاش بھی نہ ملے کسی کو۔"

ذوہان سخت لہجے میں کہتے قدم قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ کینوس کے ساتھ جا لگی۔ہانیہ نے پیچھے مڑ کر کینوس کو دیکھا۔اس کی سانس سمندر کی لہروں کی طرح انتہا کو چھو رہی تھی۔

وہ اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔پر اس کا دل کر رہا تھا۔وہ اسے دو لگا دیں۔کوئی کیسے اس کیلئے اتنی گھٹیا بات کر سکتا ہے۔اس نے کسی کو اتنی اجازت ہی کیوں دی۔؟

دونوں کی نظریں ملی تھی۔ذوہان دو قدم پیچھے ہو گیا۔

اب وہ آہستہ آواز میں بول رہا تھا۔لیکن چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ہانیہ اپنی گول آنکھوں سے اسے حیرت سے سن رہی تھی۔اسکی چھوٹی سے ناک اور گال دیکھ کر لگ رہا تھا۔وہ بس رو دینے کو تیار ہے۔

ذوہان کے چپ ہونے پر بھی وہ کچھ نہیں بولی۔اتنا غصہ اسے ذوہان کے سخت لہجے کا

نہیں تھا۔ جتنا اس کے بولے الفاظ کا ہوا تھا۔"شاید میری لاش بھی کسی کو نہ ملے۔"

گول آنکھوں میں پانی کا سیلاب اُمڈ آیا۔ ذوہان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"ہانیہ...؟"ذوہان نے ہاتھ سے آنسو صاف کرنا چاہے اور پھر ہاتھ پیچھے کر لیا۔ اس نے آج تک اسے کبھی نہیں چھوا تھا۔

گہری سانس خارج کرتے اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے ماتھے پر کیا تھا۔۔ بے زاری سے بالوں میں انگلیاں چلا کر۔۔ نفی میں سر ہلاتے وہ اسے روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"ہانیہ میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا آپ نے.....؟"اسے اب افسوس ہو رہا تھا۔

وہ اپنے حواس کیسے کھو سکتا تھا۔

وہ سر جھکائے بے آواز رو رہی تھی۔اس کے نرم ہاتھوں گالوں پر آئے آنسو صاف کر رہے تھے۔

"بہت برا لگ رہا ہوں آج آپ کو۔۔؟" سرد سانس اندر کھینچتے اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ذوہان نے پاس پڑے ٹشو کے ڈبے سے ٹشو نکال کر آگے کیا۔ جیسے سر جھکائے اس نے پکڑ لیا۔

"بہت زیادہ غصہ کر دیا۔۔؟" اب اس کی آواز میں صرف نرمی تھی۔ ہانیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ آنسو صاف کر کے اپنی سرخ ناک کو ٹشو سے مزید سرخ کر گئی۔

"ہانیہ منہ سے بولے۔۔" اس کے کہتے ہانیہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔ لیکن بولی کچھ نہیں وہ آنکھوں سے غصہ کر رہی تھی۔

"کیوں کرتی ہیں ڈانٹ کھانے والی حرکتیں۔۔؟" اسے اب افسوس ہو رہا تھا۔

"آپ ایسا کیا کام کرتے ہیں جو آپکی لاش......؟ اس کے سوال پر وہ چونکا۔

"جھوٹ مت بولیں گا ذوہان۔"

آنسوؤں کی وجہ سے اس کے چھوٹی سے ناک سرخ ہو گئی تھی۔ بھیگی پلکوں نے اوپر

دیکھا تو ماتھے کے بنگز نے انھیں عقیدت سے چھوا۔وہ یہ موقع انھیں دن میں لاتعداد دفعہ دیتی تھی۔اور وہ بنگز بلکل ذوہان کو اپنی طرح لگتے تھے۔ان کی عقیدت میں کبھی کمی نہیں آئی تھی۔وہ اس حسن کے پہلے سے زیادہ مداح ہو جاتے تھے۔جس طرح ذوہان اس منظر کو دیکھ کر بت بن گیا تھا۔اس کا دل بے اختیار دھڑا۔بے شک وہ بہت خوبصورت تھی۔ذوہان نے پہلی بار اس کو باریکی سے دیکھا۔ایک ان کہے خیال نے اس کے دماغ میں جنم لیا۔اس کے بال۔۔۔۔وہ اس کے بالوں کو دیکھ رہا تھا۔اس کے بال بھی اس کے خوابوں کے جیسے تھے۔آزادی پسند۔۔وہ اپنے بال کبھی بند نہیں کرتی تھی۔اسے قید رہنے سے الجھن تھی۔لیکن اس کی زندگی ایک قید سے زیادہ نہیں تھی۔وہ روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس وقت وہ ذوہان کو دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگی تھی۔

اگر اس کیلیئے کوئی ذوہان سراج نہیں ہو سکتا تھا۔تو زوہان کیلیئے بھی وہ واحد لڑکی تھی۔جس کے سامنے وہ ہار جاتا تھا۔

"سچ بھی نہیں بتا سکتا۔۔۔" ذوہان نے بے بسی سے کہا۔وہ غصے میں کچھ زیادہ بول گیا تھا۔وہ لڑکی اس کی ساری دیواریں گرا رہی تھی۔سارے پل پار کر رہی تھی۔ ذوہان نے بت بنے سامنے بیٹھی اس چھوٹی سے لڑکی کو دیکھا۔جو اپنی سوچ سے زیادہ طاقتور تھی۔وہ بڑے بڑوں کو چاروں خانے چت کر دیتی تھی۔اور وہ اپنی اس فن سے لاعلم بھی تھی۔ہانیہ اس کی نظروں کو اپنے اندر تک محسوس کر رہی تھی۔ مشکوک بے حس روبوٹک انسان....." بڑبڑتے وہ اسٹوڈیو سے باہر جانے لگی۔وہ اس کے الفاظ کا لمس بہت مشکل سے برداشت کرتی تھی۔تنہائی میں اس کے اندر تک جاتی نظریں اسے غیر آرام دے کر رہی تھی۔پارک میں اس کے ساتھ بیٹھنا اور بات تھی۔۔تنہائی کی بات کچھ اور تھی۔

"آپ مجھ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔؟" ذوہان نے غیر سنجیدگی سے داخلی دروازے کی طرف دیکھا۔ہانیہ روک کر اسے دیکھا۔

"اور بھی غصہ کرنا ہے تو کرلیں۔" گول آنکھوں کے اوپر گھنی بھیگی پلکوں نے مغرور انداز میں اسے دیکھا۔

"آج کیلیئے کافی ہے۔"

****

"بریکنگ نیوز....." حسام بنا نوک گلاس ڈور دھکیل کر اندر آیا اور ذوہان نے میز پر جھکا۔

"ابرہیم پاشا کے آخری دن آ گئے ہیں۔ تم نے اس کے گارڈ اور لفٹ ہینڈ کو پکڑوایا۔ اس سے سالوں سے سوئی ایجنسی جاگ گئی ہے۔ ایسے ایسے ریکارڈ سامنے آئے۔ فورا اسے پکڑے کا حکم جاری ہو گیا ہے۔"

حسام کرسی سمبھالتے مسلسل بول رہا تھا۔ ذوہان نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ اب وہ صرف اسے سن رہا تھا۔ حسام اسے ساری بات تفصیل سے بتا رہا تھا۔ کیسے پاکستان کی اجینسی ابرہیم پاشا کو ڈھونڈنے میں لگی ہوئی تھی۔ اور اس خبر کے بعد سے پاشا روح پوش ہو گیا تھا۔ کسی کو بھی اس کی لوکیشن کا نہیں معلوم تھا۔ یہ ایک اچھی خبر تھی۔ اور ساتھ میں ہی حسام اسے اپنے کام کے بارے میں بتا رہا تھا۔ جس کیلیئے وہ پاکستان آیا ہوا تھا۔ اب تک ان کا کام پیپر ورک تک محدود تھا۔ اب اگے کا لحہ عمل عملی طور پر کرنا تھا۔ اگلا ایک ہفتہ مسلسل مصروف ترین ہفتہ تھا۔

دوسری جانب ابرہیم پاشا کی خبر ساری نیوز چینلز سے نیوز شو تک کا موضوع بن چکی تھی۔۔ اور اس سب میں ابرہیم پاشا کی فیملی میں شکار ہونے والی تھی۔ اشعر نے رابیل اور ہانیہ کو دس دنوں کیلیئے اپنی آبائی حویلی بیج دیا تھا۔ جس کے بارے آسلام آباد میں کسی کو علم نہیں تھا۔

"تم لوگ کوئی فون استعمال نہیں کروگئے۔ معاملے سٹیبل ہونے کے بعد میں خود

تم لوگوں سے رابطہ کر لوگا۔"

اشعر ہانیہ اور رابیل کو سمجھا رہا تھا۔

"اور اگر ہم وہاں سیف نہ ہوئی تو۔۔۔" رابیل نے اشعر کو ٹوک دیا۔ وہ ساری تیاری پہلے ہی کر چکی تھی۔ اب کچھ ہی دیر میں وہ دونوں وہاں سے نکلنے والی تھی۔

گارڈ کے پاس فون ہو گا۔ لیکن تم لوگ استعمال نہیں کر سکتے۔ میرا فون ٹیرس ہو گا۔ گارڈ سے میں کسی بھی طرح رابطے میں رہو گا۔"

اشعر اگلے آدھا گھنٹہ انھیں سمجھاتا رہا تھا۔ اسے رابیل کی فکر نہیں تھی۔ اس کیلیئے یہ معاملہ اتنا سنگین نہیں تھا جتنا اشعر اور ہانیہ کیلیئے تھا۔ ہانیہ بے دماغی سے اس کی سب باتیں سن رہی تھی۔ اشعر نے اسے گلے سے لگا یا۔

"ہانیہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تم میرا بہادر بچہ ہو۔"

"بھائی جان آپ کے بنا ڈر لگ رہا ہے۔" ہانیہ نے ان کے سینے سے لگی دبی آواز میں کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ دنوں کی بات ہے بس۔۔" اشعر نے اس کا سر پر اپنے ہونٹ رکھے۔

"کیا وہ بابا کو مار۔۔۔" ہانیہ اشعر سے الگ ہو کر دھڑکتے دل سے پوچھ رہی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو۔؟" انھوں نے سوال کیا۔ان کے پاس ہانیہ کے سوال کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں تھا۔ابراہیم پاشا ان کا والد تھا۔یہ ایک حقیقت تھی جو وہ دونوں چاہ کر بھی بدل نہیں سکتے تھے۔اور ان کا باپ کون تھا۔؟اور کیا کام کرتا تھا۔؟ یہ بھی ایک کڑوا سچ تھا۔جو وہ بچپن سے چھپا رہے تھے۔

"پتا نہیں۔۔۔۔" روتے ہوئے وہ پھر سے اشعر کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد ان کی گاڑی حویلی روانہ ہو گئی تھی۔وہ ذوہان سے ملے بغیر جا رہی تھی۔اگر کوئی اور صورت حال ہوتی تو وہ خوش ہوتی۔۔یہ سوچ کر کہ اب ذوہان اس کے یوں ایک دم سے غائب ہونے پر پریشان ہو گا۔

لیکن آج وہ حد سے زیادہ پریشان تھی۔اور اس سے مل کر جانا چاہتی تھی۔۔ صبح بھی

وہ اسے ڈانٹ کر گیا تھا۔گاڑی کے شیشوں سے اس کے گیٹ اور پھر اس کے کمرے کی کھڑکی کو دیکھتے اسے بے اختیار رونا آ گیا۔

دل ڈوب کر ابھرا۔جیسے وہ اس سے کبھی دربارہ نہیں مل سکے گئ۔اگر ملی بھی تو زندگی بدل جائے گئ۔کچھ پہلے جیسا نہیں رہے گا۔کتنے خوف تھے جو اس کے دل میں جنم لیے رہے تھے۔اور وہ سچ بھی تھے۔زندگی واقع اپنا رخ بدلنے والی تھی۔

بھابی نے اسے گلے سے لگا کر چپ کروایا۔

گاڑی شہر سے نکل کر اب گاؤں کی طرف جا رہی تھی۔سڑک پکی تھی۔لیکن سڑک کے ارد گرد کھیت اور فصلیں تھی۔اسے نیچر پسند تھی۔سبز گھت باغات یہ سب چیزیں وہ رنگوں میں قید کر کے خوش ہوتی تھی۔

اور اب وہ سب حقیقت میں اس کے سامنے تھا۔

پر وہ خوش نہیں تھی۔کھڑکی میں دونوں کہنوں رکھے وہ بے آواز رو رہی تھی۔آج وہ ٹوب بوائے والے روپ میں نہیں تھی۔حویلی کیلیئے وہ فراک پاجامہ پہن کر آئی

تھی۔گالوں سے آنسو صاف کرتے وہ ٹھنڈی ہوا میں گہرے سانس لیے رہی تھی۔

سبز کھتوں کے اوپر نیلے آسمان کو دیکھتے اس کے دل نے فریاد کی تھی۔

"میں جیسے چاہتی ہوں۔وہ چیز یا انسان مجھ سے دور ہو جاتا ہے۔"اس کے آنسو میں روانی آگئی۔گاڑی چل رہی تھی۔اور سبز کھیت بھاگ رہے تھے۔صرف وہ اور اس کا دل کہیں بہت پیچھے رہ گئے تھے۔کسی پارک میں۔کسی انجان اجنبی کے پاس۔

****

حویلی میں آئے اسے دو دن ہو گئے تھے۔اشعر ان سے مسلسل رابطے میں تھا۔وہ

اپنے خاندان کو کرپٹ سیاست اور سسٹم سے دور رکھنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

ہانیہ حویلی کی ٹیرس پر کھڑی دور تک پھیلے باغات کو دیکھ رہی تھی۔ بوب کٹ بال اب کندھوں سے نیچے آتے تھے۔ آنکھیں بند کیے وہ اداسی کی وادیوں میں ڈبوی ہوئی تھی جب بھابی فون پر بات کرتے اوپر آئی۔

"ہانیہ بھی ٹھیک ہے۔" انھوں نے بات کرتے فون ہانیہ کو پکڑا یا۔

فون کان سے لگائے وہ خاموش تھی۔

بس کچھ دن اور میری گڑیا۔" اشعر نے اس کی خاموشی کو سن کر کہا۔

"کتنے دن بھائی جان...؟" اس کی آواز بھی اس کی طرح بجھی ہوئی تھی۔

کچھ دیر بات کرنے کے بعد اس نے فون واپس بھابی کو دے دیا۔ جو بات کرتے نیچے چلی گئی۔

اسے ذوہان کی یاد آرہی تھی۔ اتنی شدت سے اسے آج تک کسی کی یاد نہیں آئی تھی۔ جس کیلئے وہ اداس ہوتی۔ جس سے بات کیے بغیر اس کی زندگی روک جائے۔

حویلی کی ٹھنڈی ہوا سے وہ گزرے وقت کا دروازہ کھول کر ذوہان کے گرم کچن میں داخل ہو گئی۔

ذوہان کچن میں کھڑا پاستا بنا رہا تھا۔ہانیہ اس کے پاس سلیب پر بیٹھی سیب کھاتی ٹیب پر کارٹون دیکھ رہی تھی۔

"کھائیں پاپا.....!!"ٹیب سے چھوٹی سے کارٹون بچی کی آواز آ رہی تھی۔ہانیہ نے سیب کا ایک ٹکڑا دانتوں سے کاٹ کر چبانا شروع کیا۔ذوہان پاستا بناتے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔جو کارٹون بھی غرق ہو کر دیکھتی تھی۔

"کھائیں پاپا..."کارٹون بچی اب اپنے پاپا سے ضد کر رہی تھی۔جس کا پاپا پاس بیٹھی عورت کی وجہ سے پہلے چونکا۔اور پھر رازدانہ انداز میں اپنی بیٹی کے سامنے جھکا۔

"پبلک پلیس میں مجھے پاپا مت بولو..."۔بچی کے پاپا کی آواز سن کر ہانیہ ہلکا سا مسکرائی۔ذوہان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔اور پھر واپس پاستا بنانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد بچی پارک میں کھلتے ہوئے دور تک چلی گئی۔اور جب اس کا باپ اسے ڈھونڈتے ہوئے آیا تو وہ ایک جھولے پر بیٹھی تھی۔اور اس کے پاس ایک پولیس والا کھڑا تھا۔

"تم یہاں پر کیا کر رہی ہوں۔۔؟"بھاگتے ہوئے وہ اس بچی کے پاس آیا۔

"آپ اس بچی کے فادر ہے۔؟پولیس والے نے بچی کو دیکھنے کے اس سے سوال کیا۔

"جی میں اس کا فادر ہوں۔۔"کہتے ہوئے اس نے اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔

"ہے ناں ملی۔۔؟"اب وہ اپنی بیٹی سے پوچھ رہا تھا۔جو بت بنے اسے گھور رہی تھی۔

"بولو ملی...؟"وہ جھولے پر بیٹھی ملی کے سامنے جھکا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کہا تھا پبلک پلیس میں مجھے پاپا نہیں کہنا۔" چھوٹی بچی سرگوشی میں بولی۔

ہانیہ کا قہقہہ بلند ہوا۔ ذوہان کو ٹیب سے آواز باہر سنائی دے رہی تھی۔ اس کے یوں بے ساختہ قہقہے پر وہ بھی مسکرا دیا۔

"آپ کی اولاد ایسی ہو گئی۔ تیار رہنا...." ہنستے ہوئے اس نے ٹیب بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

"تھائلینڈ بیچ آؤ گا۔ بہت پیسے ملتے ہیں..." پاستا بناتے وہ غیر سنجیدگی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"وہاں بچے سیل ہوتے....؟" سیب کترتے اس سے سوال کیا۔

"بہت اچھی پرائس میں..." ذوہان نے آبرو اٹھا کر تصدیق والے انداز میں کہا۔

"سکینڈ ٹائم یہی کام کرتے ہیں آپ۔۔۔اس لیے اتنے مشکوک، پراسرار اور روبوٹک ہیں۔۔" وہ ایک ہی سانس میں اس کے نام گنواتی ہوئی بولی۔

"نہیں ابھی تک میں نے یہ کام نہیں شروع کیا۔ میں حلال کی روزی کمانا چاہتا

ہوں۔"

بچے سیل کرنا حلال ہے۔؟"اس نے جلدی سے بات کاٹی۔

"پہلے پوری بات تو سن لیا کرو لڑکی... یہ حلال نہیں ہے اس لیے تو بچے سیل کا نہیں سوچا ابھی تک۔"ذوہان اس کی بات کا جواب دیتے مسلسل غیر سنجیدہ تھا۔

"تو پوری بات بولا کریں۔ادھی ادھوری بات شک وشبات کا شکار کرتی ہے۔"بے نیازی سے کہتے اس نے سیب کا ایک اور ٹکڑا کاٹ کر چبایا۔

آپ پوری بات سنتی ہیں۔"پین کو مہارت سے اٹھا کر آگ سے چلاتا وہ کوئی پروفشنل شیف لگ رہا تھا۔ہانیہ نے سیب چبھاتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی مہارت کو سراہا۔جس کا جواب ذوہان نے سر کو خم کر کے دیا۔

"آپ کا کوا سفید ہے۔"

"سفید کوا دیکھا ہے کبھی۔۔۔؟آپ کو تو صدمہ ہی لگ گیا سفید کوا نہ دیکھنے کا۔۔"

ذوہان نے ایک نظر اسے دیکھا۔اور پھر آنچ کو ہلکا کیا۔

"اسے صدمہ لگنا نہیں کہتے۔۔اس کا مطلب ہوتا۔فضول بات پر بحث کرنا جس کا وجود ہی نہ ہو۔"آدھا سیب کھا کر اس نے باقی کا بچا سیب فروٹ کی ٹوکری میں رکھ دیا۔ذوہان نے اس کی یہ حرکت خاموشی سے دیکھی۔

"ایسی کونسی بات کی میں نے۔۔؟جو وجود نہیں رکھتی۔؟"

"سفید کوا،بنالوجک بات کرنے کو بھی کہتے ہیں۔"اس نے نیا مودہ سامنے رکھا۔

"سو میں الوجک بات کرتا ہوں۔؟"اس نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔آخر وہ اپنی بے مطلب بات کو کتنا طول دے سکتی تھی۔وہ اس کا صبر آزما رہا تھا۔

"آپ کو بہتر پتا ہوگا۔آپ کیسی بات کرتے ہیں۔"ذوہان پاستا بناتے اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔وہ اس کی طرح بات کو گول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں الوجک بات نہیں کرتا۔"لاپرواہی سے کہتے اس نے کیبنٹ سے دو پلیٹ لیے کر سلیب پر رکھی۔

"ایسا بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ نہیں کرتے۔۔"وہ اسے زچ کرنے کیلئے بہت

محنت کر رہی تھی۔ جبکہ سامنے موجود شخص اسے پتنگ کی طرح کھولے آسمان پر ڈھیل دے رہا تھا۔ تاکہ جیسے ہی وہ آسمان کی اونچائی پر جائے۔ وہ نیچے سے ڈور کو کھینچ لیں۔

"ہر انسان اپنی طرف سے لوجیک بات ہی کرتا ہے۔ سب کا اپنا لوجک ہوتا ہے۔"

پلیٹ میں پاستا ڈال کر اس نے خالی پین سینک میں رکھ دیا۔

"حالانکہ انسان کو غلطی ماننی چاہیے۔" وہ بلکل سنجیدہ ہو کر اسے تنظز کر رہی تھی۔

ذوہان نے دونوں ہاتھ سلیب پر رکھ کر اس کی آنکھوں میں شرارت سے دیکھا۔ وہ دونوں جانتے تھے وہ کیا کرنا چاہ رہی تھی۔ وہ آنکھوں میں ہی اسے کہہ رہی تھی۔

آپ ہار رہے ہیں اور ہار تسلیم نہیں کر رہے۔

"میں کونسی غلطی مانو۔۔؟ کہ میں نے سفید کوا کے بارے پوچھا۔۔" ذوہان دونوں ہاتھ سلیب پر رکھے۔ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ہانیہ اس سے دو ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بات غلطی کی نہیں لوجک کی ہو رہی ہے۔آپ لوجیک نہیں دیتے۔اور بات گول کر دیتے ہیں۔"بولتے ہوئے اس کی آنکھیں مسکرانے کے ساتھ کسی شفاف ستارے کی طرح چمک رہی تھی۔

"آپ نے میرے لوجک کا اچار ڈالنا۔"ذوہان کہتے سیدھا کھڑا ہو گیا۔اور پلیٹ کو اٹھا کر کچن سے باہر نکلا گیا۔

"Hence proved your honor"

"آپ بات کو گول کر رہے ہیں۔سیدھا مودے پر نہیں آرہے۔"وہ سلیب سے چھلانگ مار کر نیچے اتری۔

"کتنا ایکساٹیک لگتا ہے ناں ہانیہ۔۔کتنا اچھا فیل ہوتا ہے جب اگلے انسان کو لگ رہا ہو۔کہ وہ جیت رہا ہے۔اور سامنے والا پاگل ہے۔"ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھ کر اس نے سامنے شیشے کے میز پر پاستا کی پلٹ رکھی۔

www.novelsclubb.com

"مسٹر ذوہان سراج خود کو ہوشیار ثابت کرتے ہوئے۔"

وہ اس سے زار فاصلے پر آکر بیٹھ گئی۔

وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا تھا۔جب بھی وہ اس سے کوئی بات اگلوانے میں لگی ہوتی۔۔ ذوہان اس کی ہر بات کو گول کر دیتا۔۔جیسا ہی وہ مودے تک جانے لگتی۔وہ بھرتی سے بات کا رخ کچھ اس انداز سے بدلتا۔کہ بات واپس جہاں سے چلی تھی وہی وآکر روک جاتی۔اور ہانیہ دانت پیستے ہوا کو نوچ کر رہ جاتی۔۔

"کیا کرنا اپنے دماغ کا فتور کسی کو بتا کر۔؟"وہ اس کے ہوشیار ہونے والی بات کا جواب دے رہا تھا۔اس نے ہانیہ کی ساری محنت پر ایک بار پھر سے بڑے مزے سے پانی پھیر دیا تھا۔

"تو آپ مان لیے۔آپ کا کوا سفید ہے۔آپ بات کو گول کرتے ہیں۔جو بات خود نہیں بتانا چاہتے۔وہ کبھی بھی نہیں بتاتے۔"

"میں نہیں کر رہا بات کو گول۔اور آپ سے کیسی ہوشیاری۔؟کیا کرو گا میں اتنا

ہوشیار ہو کر۔؟ کبھی کبھی ہانیہ انسان اکتا جاتا ہے سمجھدار بن کر بھی۔"

ذوہان نے پاستا کی پلیٹ سے اٹھتا دھواں دیکھا۔اور گلاس میں پانی انڈیل کر ایک گھونٹ اندر اتر یا۔صوفے سے ٹیک لگائے اس نے آنکھیں بند کر لی۔

"آپ سمجھداری شو کرتے اکتا جاتے ہیں۔؟ہانیہ نے میز سے ایک پلیٹ اٹھا لی۔اس کا مزید بحث کا موڈ نہیں تھا۔جب ذوہان نے کوئی بات نہیں بتانی ہوتی تھی۔تو دو دن تک بحث کر کے بھی اس سے وہ بات نہیں اگلوائی جا سکتی تھی۔

"آپ کو سمجھدار بننا۔؟"ذوہان نے جواباً سوال کیا۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔؟سیدھا جواب کیوں نہیں دیتے۔؟"وہ پھر سے زچ ہوئی۔

"میرا کوا سفید ہے۔میری آپ کے سامنے دال نہیں گلی۔مگر پاستا پک گیا۔"

ذوہان صوفے سے اٹھا کر جلدی سے بولا۔

"میں اپنی بات کو گول نہیں کر پایا۔اور آپ کو پتا چل گیا۔اب آپ کو سٹسفکشن

ہو رہی ہے.....؟"اس نے اپنے ساتھ بیٹھی اس بے سکون مخلوق کو دیکھا۔جو بحث کر کے زرا نہیں اکتاتی تھی۔

"یس سکون فیل ہو رہا ہے۔"وہ اس کا سکون تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

اب وہ سکون سے پاستا کھا سکتی تھی۔ذوہان نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کو مجھے ڈاؤن کرنے میں سکون ملتا ہے۔؟"کانٹا اٹھا کر وہ بھی پاستا کی طرف بڑھا۔

"اور یہ آپ کو اچھے سے معلوم ہے۔"اس نے بلکل ذوہان کا جواب کو پی پیسٹ کیا تھا۔

"کیا لگتا آپ کو۔۔؟مجھے ڈاؤن کر سکے گئی کبھی۔؟"ذوہان نے اسے مزے سے پاستا کھاتے دیکھا۔

"یہ بہت مزے کا ہے۔"گول آنکھیں پوری کھولے اس نے تعریف کی۔

"آئی نو میں بہت اچھا شیف ہوں۔"ذوہان کے بے نیازی سے بولنے پر اس نے بے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زاری سے آنکھیں گھمائی۔اور واپس پاستا کھانے لگی۔

"آپ جان بوجھ کر ہارتے ہے مجھ سے۔۔اچھے سے جانتی ہوں۔"ہانیہ نے اس کی بات کا جواب دیا۔

"آپ مجھے ڈاون کیوں کرنا چاہتی ہے۔؟"ذوہان نے بھی اپنے پاستے میں حصہ ڈالا۔

"میں آپ کو ڈاؤن نہیں کرنا چاہتی۔بس اتنا سننا چاہتی ہوں کہ ہانیہ آپ نے مجھے لاجواب کر دیا۔

"مطلب آپ صرف لاجواب کرنا چاہتی ہے۔؟"

"یورانر.....یہ خوشی اور سکون الفاظ میں قید ہونے سے کثر ہے۔سو بس سمجھ جائے۔"ہانیہ نے کمال بے نیازی سے کہا۔

ذوہان نے کھاتے ہوئے پلیٹ میز پر رکھ دی۔

"ہانیہ آپ کو معلوم ہے جب انسان کسی سے ڈرتا ہے۔یا جب اس کے دل میں کسی

شخص کیلیئے خوف ہوتا ہے۔تو وہ خوف ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔خوف باغات کے برابر ہوتا ہے۔خوف ہمیشہ انسان کو باغی بنا دیتا ہے۔"

ہانیہ اس کے یوں اچانک سنجیدہ ہونے پر روک کر اسے سننے لگی۔وہ بہت کم اسے سنجیدہ ہو کر کچھ سمجھاتا تھا۔

"تو جب کوئی انسان کسی کو خوف کی بنا پر اپنا غلام بناتا ہے تو اس انسان نے خود کو برد باد کر لیا۔لیکن جو عزت ہوتی ہے وہ انسان کو محبت سیکھاتی ہے۔عزت محبت کے برابر ہے۔جب آپ کسی انسان سے خوف میں باغی بنتے ہے تو اسے ہارا دیتے ہیں۔خوف میں جیتا جا سکتا ہے۔عزت میں جیتنا ناممکن ہوتا ہے۔"

ذوہان خاموش ہوا۔ہانیہ اس کے سنجیدہ چہرے کو غیر سنجیدگی سے دیکھ رہی تھی۔

"جس طرح میں آپ کی عزت کرتی ہوں۔اور آپ سے کبھی نہیں جیت سکتی۔کیونکہ مجھے آپ سے خوف نہیں آتا۔۔۔؟"وہ آخر میں سوچتے ہوئے بولی۔

"میں نے آپ کو کبھی ڈرایا ہی نہیں۔۔مجھے کیا ملے گا آپ کو ڈرایا کر یا خوفزدہ

کر کے۔۔ یہ جو آپ مجھ سے بحث کرتی رہتی تھی۔ یہ سارے ٹوپیک میں آپ کو دیتا ہوں۔ ورنہ آپ مجھ سے چاہ کر بھی بحث نہیں کر سکتی۔

اور جن باتوں سے آپ کو روکتا ہوں۔ ان کے بارے میں بھی آپ مجھے نہیں کہہ سکتی۔ زوہان آپ کون ہوتے ہیں مجھے یہ کہنے والے۔۔ ورنہ آپ کیا کچھ نہیں کہتی مجھے۔ بے حس، روبوٹک، مشکوک۔۔" زوہان بات ختم کر کے واپس پاستا کھانے لگا۔

"میں آپ کی عزت کرتی ہوں۔ ورنہ یہ سب میں اب بھی کہہ سکتی ہوں۔۔" اس نے زوہان کی ساری تقریر کو ہوا میں اڑا دیا۔ زوہان اسے پسند تھا۔ وہ اس سے اسی کے وقت کے لڑتی بھی تھی۔ لیکن اس کی بے جا تعریفوں کے وہ پہلے دن سے خلاف تھی۔ پاستا کھاتے اس نے صرف ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اور مسکرا دیا۔

****

حسام ذوہان کے ساتھ ٹی وی پر نیوز سن رہا تھا۔ جس میں ابرہیم پاشا کے بارے میں بتایا جارہا تھا۔ کہ وہ انڈیا کے باڈر سے فرار ہو گیا ہے۔نیوز اینکر اپنے مہمان کو اڑے ہاتھوں لیتے سوال کیا۔

"پاکستان گورمنٹ سے اتنے سالوں سے ایک مجرم نہیں پکڑا جارہا۔۔؟"ہوسٹ کے سوال پر آہستہ آہستہ افراتفری بھڑکتی اگ میں بدل گئی۔شو میں آئے مہمان منڈی بازار کی طرح لڑنے میں مصروف تھے۔شو ہوسٹ سب کو آگ لگا کر اب چپ کروانے میں لگی ہوئی تھی۔

حسام نے گردن ترچی کر کے کر ذوہان کو دیکھا۔جو بظاہر ٹی وی سکرین کو دیکھتے کہیں دور پہنچا ہوا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔؟" حسام کی آواز پر ذوہان بنا چونکے ہوش میں آیا۔

"وہی جو تمہیں لگ رہا ہے۔" ذوہان نے لاپرواہی سے کہا۔

"مجھے دو پوائنٹ لگ رہے ہیں۔اور دونوں میں پاشا پاکستان میں ہی ہے۔" حسام نے ٹی وی کو میوٹ کر دیا۔

"پاشا اس انسان سے ملے بغیر نہیں جائے گا جس نے اس کی جڑیں کاٹی ہیں۔"

ذوہان نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر سر پر رکھا۔وہ پیچھلے تین دن سے سویا نہیں تھا۔

"ذوہان......میں امید کرتا ہوں۔تمہارے پاس بیک اپ پلان ہو گا۔اگر پاشا تم تک آجاتا ہے تو۔۔؟" حسام اسے لیے کر پریشان تھا۔اسے لگ رہا تھا ذوہان خودکشی کرنے پر تولا ہوا ہے۔

ذوہان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔نیند کی وجہ سے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔حسام کچھ دیر مزید وہاں بیٹھ کر چلا گیا۔ذوہان نے سونے کی کوشش کی لیکن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

اسے ہانیہ کا خیال آیا۔ جس سے وہ مصروفیت کی وجہ سے تین دن سے نہیں مل سکا تھا۔ ذوہان نے اپنا فون بھی بند کیا ہوا تھا۔ بھاری سر سے وہ اس کے غصے کی شدت کو ناپ رہا تھا۔ فرش ہو کر وہ رابیل کے گھر کی طرف گیا۔ اور گیٹ کا لوک دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ گھر آکر اس نے ہانیہ کو کال کی۔ اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔

دوسرے دن بھی لوک دیکھ کر اس نے رابیل کو کال کی۔ ان کا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔ اشعر کا نمبر اس کے پاس نہیں تھا۔

کپڑے تبدیل کر کے وہ آفیس چلا گیا۔

پاشا کا معاملہ آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا تھا۔ نیوز چینل نے بھی اب اس موضوع پر بات کرنا بند کر دی تھی۔

دس دن بعد ہانیہ گھر آئی اور اشعر کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگی۔ اسے جاننا تھا۔ اس کا ہیرو کیسا ہے۔ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ لیکن پورے وجود کی ہمت

جیسے جواب دے گئی تھی۔الفاظ دم توڑ گئے تھے۔

"بابا ٹھیک ہے ہانیہ۔"اشعر نے اس کے سر کو چوم کر گویا اس کے اندر روح بھونکی تھی وہ اور زور سے رونے لگی۔

****

گھر آکر اس نے اپنا فون ان کیا۔جس پر ذوہان کی دو کالز دیکھ کر اس کا دل ڈوب گیا۔ وہ اس سے زیادہ توقع کر رہی تھی۔شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنے عکس کو دیکھا۔آنکھوں میں غم اور اداسی کی جھلک تھی۔کھڑکی میں رکھے گلدان سے، کونے میں پڑا فٹبال سب اداسی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ہر چیز جیسے ذوہان سراج سے شکایت کر رہی تھی۔سکیچ بک اٹھا کر وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سینوریٹا کرتن کیلیے.....؟"

پارک میں بیٹھے وہ حویلی کے ٹیرس پر دیکھی خوبصورتی کو پنسل سے کاغذ پر بنا رہی تھی۔جب ایک آواز اسے چھو کر پاس آکر بیٹھ گئی۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔وہ اس سے ناراض تھی۔ لیکن اس ناراضگی کے باوجود ایک سکون تھا۔جو اس کے اندر تک اتر گیا تھا۔ذوہان کا پرفیوم،اس کی آواز،اس کے وجود کا پاس ہونا،اور یہ نام، سینوریٹا کرتن کیلیے، سب اس کیلئے نشے جیسا تھا۔جو نہ ملنے پر اس کی زندگی روک جاتی تھی۔اس بات کا احساس اسے ذوہان سے دور ہونے پر ہوا تھا۔بت بنے وہ سوچوں میں گھوئی ہوئی تھی۔وہ اس کے پاس تھا۔اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔اتنا کافی تھا۔اور یہ کافی سکون جتنی طاقت اپنے اندر لیے ہوئے تھا۔جیسے کسی لاعلاج مریض کو کسی نے شفایاب ہونے کی خوشخبری سنادی ہو۔

"ہانیہ.....؟"ذوہان نے اس کے کاغذ کو دیکھتے اسے پکارا۔اس نے سر اٹھا کر ذوہان

کو دیکھا۔

"کہاں تھی آپ.....؟" وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ گول آنکھیں چمک سے عاری تھی۔ چھوٹی سے مغرور ناک بھی غصے سے سرخ نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اسے اتنے غور سے کیوں دیکھتا تھا۔ اس کی آنکھوں نے چھونے کا ہنر کہاں سے سیکھا تھا۔ وہ اس کے دیکھنے سے غیر آرام دے نہیں ہوتی تھی۔ اسے وہ بے تاثر روبوٹک چہرہ پسند تھا۔ اس کی تیز مغرور ناک، اور آنکھوں اور الفاظ سے چھونا۔۔ یہ سب احساس اس کیلئے نیا تھا۔ جو ذوہان نے اسے متروف کروایا تھا۔

"میں اتنے دن آپ سے نہیں ملی۔ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑا۔؟"

ہر بات کو ایک ہی سانس میں مکمل کرنے والی اپنی آواز میں صدیوں کی تھکن لیے ہر لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہی تھی۔ اس کی آواز بہت ہلکی اور کسی بھی جذبے سے خالی تھی۔

"مجھے لگا آپ لوگ کہیں چلے گئے ہیں۔آپ مجھے بتا کر کیوں نہیں گئی...؟"ذوہان اس کے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا۔وہ اس سے نظریں چرا رہی تھی۔اس کے سیاہ ریشمی بال کندھوں سے آگے کو جھکے گردن کی حرکت کے ساتھ جھول رہے تھے۔

"کہاں بھیج دیا تھا..؟جہاں سے واپسی کا آپ کو انتظار ہی نہیں تھا۔"

"میں نے کہاں بھیجنا ہے.....؟"ذوہان کو اس کا انداز سمجھ نہیں آرہا تھا۔وہ کھل کر نہیں بول رہی تھی۔

"اگر کہیں چلی بھی گئی تھی.......واپس تو آنا تھا۔؟یا مار ہی دیا تھا مجھے۔۔؟"

ہانیہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔آج اس کی شکایت بچکانہ نہیں تھی۔وہ سنجیدہ تھی۔

آج اسے ذوہان کا اسے لیے کر اتنا پر سکون اور لاپرواہ ہونا پہلی بار تکلیف دے رہا تھا۔ جس کو وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔

سامنے بیٹھا شخص سمجھ کر بھی اسے نا سمجھنے کا بے حس دل رکھتا تھا۔

"میں نے آپ کو مس کیا تھا۔کالز بھی کی تھی۔"ذوہان نے وضاحت دی۔

"دو کالز...؟"اس نے ناچاہتے بھی شکوا کیا۔اور آٹھ کر وہاں سے جانے لگی۔

"آپ کیا سننا چاہتی ہیں ہانیہ.......؟"ذوہان کی آواز پر اس کے پاؤں سبز گھاس پر جم گئے۔اس نے اداسی سے نرم گھاس کو دیکھا۔اس دنیا کی خوبصورتی اسے اس شخص کے بغیر اچھی نہیں لگتی تھی۔کوئی کسی کیلیئے اتنا اہم کیسے ہو سکتا ہے۔کہ وہ اس کے جذبات سے اس کی سوچوں،دنیا کے رنگوں۔۔۔ہر چیز پر ہاوی ہو جائے۔جیسے ذوہان سراج ہو گیا تھا۔پہلی دفعہ اسے خود سے عجیب الجھن ہو رہی تھی۔اپنا سانس تک اسے گروی لگنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ گواہ ہے۔میں نے آپ کو مس کیا۔اور مجھے آپ کی فکر ہے۔"ہانیہ نے روک کر اسے دیکھا۔

"اس سے زیادہ مجھے نہیں پتا آپ کو کیسے یقین دلاؤ۔اور میں یقین دلانے والا بھی نہیں۔"ذوہان نے کمال بے حسی سے کہا۔اس انسان کو خود پر کمال کا زعم تھا۔یا

شاید انسان اسکی کمزوری نہیں تھے۔

"بات یقین کی نہیں.....اظہار کی ہے جو آپ پر حرام ہے۔"

وہ انسان اسے بے حسی کے ساتھ بھی قبول تھا۔

"اب اضہار کیا کرو..؟آپ جانتی نہیں مجھے؟کیسا انسان ہوں۔؟"ذوہان اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا اسے دیکھتے کہہ رہا تھا۔

"جس دن آپ کی زندگی سے ہمیشہ کیلئے چلی جاؤ گئی۔اور کبھی واپس نہیں آؤ گئی۔ اس دن یاد کریں گئے آپ۔تب آپ کو سمجھ آ گئی میری باتیں...؟"اسے ذوہان کے باتیں تکلیف دے رہی تھی۔وہ خود اسے بے حس روبوٹک انسان کہتی تھی۔ اور آج خود ہی اس سے جذبات کی امید کر رہی تھی۔

"آپ مجھ سے کیوں توقع رکھتی ہیں۔؟"ہانیہ کو لگا وہ اس کی باتوں سے اکتاہٹ محسوس کر رہا تھا۔

"دو سال میں اتنا بھی حق نہیں تو ہم ساتھ کیوں ہیں۔؟"اسے ذوہان کی بات پر

غصہ آیا تھا۔اس نے دونوں کے درمیان دو قدم کا فاصلے ختم کر دیا۔

"بے وجہ....!!!"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے دو قدم پیچھے ہو گیا۔ہانیہ کی آنکھیں چھپکنا بھول گئی۔اور دل سینے توڑ کر باہر آرہا تھا۔بنا حرکت کیے سکت آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گال پر بہہ گئے۔

".You're my favorite but also stranger"

ذوہان نے کسی روبوٹ کی طرح کہا۔

ہانیہ کوئی جواب دیے بے یقینی سے گھاس کو دیکھتے دو قدم پیچھے ہوئی۔اور اپنے گھر کی طرف بڑھی۔ذوہان نے اسے روکا نہیں تھا۔اس نے بینچ پر پڑے کاغذ کو اٹھا کر دیکھا۔سمندر کی لہروں،سبز گھیت سے،آخر کاغذ پر ذوہان کا ہاتھ روک گیا۔ہانیہ نے اس کا سکیچ بنایا تھا۔اس کی نظر پارک سے باہر جاتی ہانیہ تک گئی۔اور پھر سے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کو دیکھا۔

وہ سکیچ بہت خوبصورت تھا۔اور ہانیہ نے اسے بنا دیکھے بنایا تھا۔

****

پورا کمرے میں مدھم روشنی تھی۔ایک اذیت ذوہان کے الفاظ نے دی۔ایک اذیت اب وہ خود کو دے رہی تھی۔کھولی کھڑکی سے ہوا شعائیں شعائیں کی آواز سے اندر داخل ہو کر خوفناک لگ رہی تھی۔ جھولے پر دونوں پاؤں اوپر کیے وہ ہر خوف سے بے نیاز ہو کر بیٹھی تھی۔

"دو سال میں اتنا بھی حق نہیں تو ہم ساتھ کیوں ہیں۔؟"

"بے وجہ......!!!"

بیڈ پر پڑے فون نے کسی روبوٹک انسان کے میسج کی اطلاع دی۔

فرش کو گھورتے وہ صبر کی دیوار تعمیر کر رہی تھی۔وہ اسے نظر انداز کر سکتی تھی۔یہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات وہ بار بار خود سے کہہ رہی تھی۔ دو منٹ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ وہ بے زاری سے چلتے ہوئے بیڈ تک گئی اور دھڑام کر کے تکیے کے پاس گر گئی۔ واٹس ایپ پر دو منٹ کا وائس میسج اس کا انتظار کر رہا تھا۔ ہونٹوں کے زاویے بدلتے اس نے وائس میسج ان کیا۔

دو منٹ کا وائس میسج وہ چار بار سن چکی تھی۔ دوسری جانب موجود شخص اسے پچھلے اٹھ منٹ سے آنلائن دیکھ رہا تھا۔

پانچویں بار پھر سے وائس میسج ان کر کے وہ اس کے دیئے سفید ٹیڈی بیئر کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ وائس میسج نے پانچویں بار سماعت کا سفر کیا۔

"پھر آپ کہتی ہیں۔ میں آپ سے غصے میں بات کیوں نہیں کرتا۔؟ اب بگڑے بچے کی طرح منہ بھولا کر بیٹھی ہے۔ اور وجہ بھی کوئی نہیں ہے۔ اوکے فائن آپ کے پاس وجہ ہے...." ٹیڈی بیئر کی گود میں لیٹے وہ اپنی ہنسی کو دبا رہی تھی۔ وہ انسان اسے کتنا سمجھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مزے کی بات بتاؤ....؟آپ کا غصے مجھے کبھی فیل ہی نہیں ہوتا....الٹا کیوٹ لگتی ہے۔آپ کورین گرل جسی ہے۔بس آپ کے گھر کیمرے نہیں لگے ہوئے جو آپکی حرکتیں ریکارڈ کرکے آپکو دیکھائے۔"

بولتے ہوئے وہ دو سکینڈ کیلیئے روکا اور پھر سے بولنے لگا۔وہ پہلے بھی چار دفعہ اس کا یہ روکنا سن چکی تھی۔وایس مسیج ختم ہوگیا۔

فون سکیرین بجھ گئی۔سستی سے لیٹے اس نے سکیرین کو جلانے کی زحمت نہیں کی۔

ذوہان سراج اس کی زندگی میں واحد انسان تھا۔جس سے اپنے شدید جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بھی وہ ایک لمحے کیلیئے نہیں سوچتی تھی۔وہ انسان اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو ترجیحات کی اعلی درجے پر رکھ کر دنیا کا آخری مسئلہ سمجھ کر حل کرتا تھا۔

"کرتن کیلیے.....؟آپ کی کھڑکی پر کیا جارہا ہے۔؟"ذوہان کے آئے اگلے میسج کو پڑھ کر وہ کھڑکی کے سامنے آئی۔

وہ اپنے ہر حربے میں کامیاب ہوتا تھا۔ سامنے لان میں کرسی پر بیٹھا وہ اوپر کھڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

میز پر پاؤں رکھتے اس نے کال ملا کر فون کان سے لگا یا۔ جبکہ نظریں کھڑکی پر تھی۔

"شرم تو نہیں آتی آپ کو...؟" ہانیہ کے فون کال سے لگاتے ہی وہ فوراً غیر سنجیدگی سے بولا۔

"آپ جاگ رہی تھی۔ اور مجھے اگنور کر رہی تھی۔؟"

تو جاگنے کا آپ کو میسج سین سے نہیں پتا چلا...؟" وہ سامنے کرسی پر بیٹھے میز پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے اس روبوٹ نما انسان کو دیکھ کر سپاٹ انداز میں بولی۔

"میسج سین نیند میں بھی ہو جاتے ہیں۔" ذوہان عام سے انداز میں بولا۔

"دس منٹ کیلئے انسان نیند میں آنلائن رہتا۔۔؟" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کھڑکی سے کود کر اس انسان کے پاس پہنچ جائے۔ آخر وہ چاہتا کیا تھا۔ اپنی مرضی کرنے کے علاؤہ اسے کچھ نہیں آتا تھا۔ کسی کی خواہش، یا جذبات کی اسے قدر نہیں تھی۔

اور اپنے کرنے پر آتا تھا۔ تو سب باتیں منوالیتا تھا۔ وہ ایسا کیوں تھا۔؟ اس کا دل کر رہا تھا۔ وہ اس انسان کا قتل کر دیے۔

"دیکھا.... ٹائم تک کا معلوم ہے۔ اور جان بوجھ کر کر رہی تھی۔ شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔"

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی...؟" وہ اگے بولتی ذوہان نے سے ٹوکا۔

"یہ لائن کہاں سے سیکھی آپ نے۔۔؟"

"کونسی لائن...؟" اس نے نا سمجھی سے کرسی پر بیٹھے ذوہان کو دیکھا۔

"یہی.... مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔ حالانکہ آپ کے اندر سے چیخنے کی آواز آرہی ہیں ذوہان مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" کمال بے نیازی سے بولا گیا جملہ اسے اندر تک جھلسا گیا۔

"کتنا پسند کرتے ہیں ناں آپ خود کو....؟" ذوہان نے پھر سے اس کی بات کاٹی۔

"کیونکہ میں طرم خان ہوں۔ اور آپ توپ ہیں۔۔ ہانیہ آپ کا مسئلہ پتا کیا

ہے۔؟" کہتے ہوئے وہ سیدھا ہوا اور پاؤں کرسی سے نیچے اتار یے۔

"اگر آپ سے بات نہ کرو تو آپ غصے ہوتی ہیں۔ بات کیوں نہیں کی......؟ مس کیوں نہیں کیا.....؟ اور جب بات کرو۔ تو آپ کہتی ہیں۔ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔ آپ چاہتی کیا ہیں۔؟" وہ غیر سنجیدگی سے بولتے ہوئے آخر میں ہنسا تھا۔

اس کی ہنسی ہانیہ کی کمزوری تھی۔ وہ بہت کم ہنستا تھا۔ اور صرف اس کی باتوں پر ہی ہنستا تھا۔

"اور پھر کہتی ہیں۔۔" وہ مصنوعی سوچ کر بولتے ہوئے ساتھ مسکرا بھی رہا تھا۔

"ذوہان آپ مجھے سیریس نہیں لیتے۔۔۔۔ کرتن کیلیئے۔۔" ذوہان نے قہقہہ لگایا۔۔

"آپ کی حرکتیں ہیں سیریس لینے والی۔۔۔؟"

ہانیہ زچ ہوتے بیڈ پر آکر لیٹ گئی۔ وہ مسکراتے ہوئے بس سن رہی تھی۔

"آپ کو غالب رہنا پسند ہیں....؟" سستی سے بولتی وہ تکیے پر لیٹ کر سامنے

کھڑکی کو دیکھنے لگی۔وہ ابھی بھی لان میں بیٹھا تھا۔البتہ اب وہ اوپر کھڑکی کو نہیں دیکھ رہا تھا۔

"میں سن رہا ہوں...؟"اس نے اگے بولنے کا اشارہ کیا۔اس کی ادھوری بات کا وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔

"اور آپ ڈومینیٹ ہے بھی۔۔۔پر جب میں غصہ ہوتی ہوں کسی بات پہ۔۔۔تو آپ اپنی شخصیت کے سارے ہتھیارے کیوں ڈال دیتے ہیں۔۔؟"یہ سوال وہ کافی دنوں سے سوچ رہی تھی۔ذوہان اس سے نو سال بڑے ہونے کے ساتھ کم گو اور پر وقار شخصیت کا حامل شخص تھا۔لیکن اس کے غصہ ہونے پر وہ غیر سنجیدہ ہو جاتا تھا۔

"میرا آپ سے مقابلہ نہیں ہے ہانیہ......."وہ کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔

"آپ مجھ سے اختلاف کر سکتی ہیں۔لیکن یہ میرا اپنا اوپینن ہے کہ ایک آدمی کو ایسا ہی ہونا چاہیے۔اس کی شخصیت کو ڈومینینٹ ہی ہونا چاہیے۔مگر کسی عورت کے

سامنے نہیں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے روکا۔ دوسری جانب ہانیہ اس کی پر سکون آواز کو لوری کی طرح سنتی نیند کی وادیوں میں ریت کی طرح پھسل رہی تھی۔

"اگر کوئی عورت آپ کیلیئے اہم ہے۔ اور آپ سے اپنے غصے یا خوشی کا اظہار کر رہی ہے تو آپ کو اسے اپنی پوری توجہ دینی چاہیے۔ اور اسے کمفرٹیبل فیل کروائیں۔ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔۔۔ عورت handle with care ہی ہوتی ہے۔

ایموشنلی وہ آدمی سے کمزور ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ اب لڑکیاں اپنے اوپر نازک ہونے کا ٹیگ لگا کر کوئی سخت کام نہ کریں۔ کہ ہم تو نازک ہیں۔ میں جذبات کی بات کر رہا ہوں۔ باقی معاملات الگ چیز ہے۔ وہ ایک لمبی بحث ہے۔ اور مجھے وہ مرد بلکل نہیں پسند۔۔۔ جو عورتوں کی طرح لڑتے یا بحث کرتے ہیں۔۔"

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ اسے ہانیہ کے ہنسنے کی آواز آئی۔

"یعنی آپ نے وہ مرد دیکھے ہیں۔؟ اگر دس عورتیں آپ کے سامنے ایک جسی ڈیمانڈ رکھے۔ تو آپ سب کا کمفٹ زون بن جائے گئے۔؟" ذوہان نے اس کے

سوال پر آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا۔ جو کبھی بادلوں میں چھپ جاتا، اور کبھی بادلوں سے جھانک کر اسے دیکھنے لگتا۔

"آپ نے دیکھی ہیں کبھی میرے آس پاس دس عورتیں۔۔۔؟" وہ ہر سنجیدہ صورتحال میں الٹا سوال کرنا نہیں بھولتی تھی۔

"مجھے کیا پتا.... میں کونسا ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتی ہوں۔؟" جمائی روکتے اس نے آنکھیں بند کر لی۔

"توبہ استغفرِاللہ....." ہانیہ کو اس کے انداز پر نیند میں ہنسی آئی۔

"اب سو جائے۔۔ جن جیسا منہ بنا کر سوتی تو خواب میں چڑیل آتیں۔۔"

"آپ میرے غصے کو سیریس لیتے ہیں۔ مجھے نہیں۔۔" وہ نیند میں آہستہ آواز میں بول رہی تھی۔

"یہ آپ کی سوچ ہے کہ میں آپ کے غصے کو سیریس لیتا ہوں۔ جب آپ غصے ہوتی ہیں۔ تو مجھے ہنسی آتی ہیں۔ آپ پہاڑ جتنا مسئلہ بنا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ میرے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔۔ذوہان آپ بہت بے حس ہے۔اتنا سا منہ ہے آپ کا۔۔

پھول کر غبارہ ہو جاتا....اللہ اللہ۔۔۔"

ذوہان نے دو انگلیوں کے بیچ فاصلہ بنا کر اتنا سا بولتے آخر میں اللہ اللہ کہتا کرسی سے

کھڑا ہو گیا۔

****

"اب آپ بتانا پسند کریں گئی۔ناراض کیوں ہے مجھ سے۔؟"ذوہان اس کے پیچھے

چل رہا تھا۔وہ جو پارک میں اسے آتا دیکھ کر واپس گھر جانے لگی تھی۔اس کی آواز

سے روک کر گھورنے لگی۔وہ دو دن سے مسلسل ذوہان کو نظر انداز کر رہی تھی۔

"ناراض وہاں ہوا جاتا ہے۔جہاں کوئی رشتہ ہو۔ہم تو بے وجہ ساتھ ہے۔اور اجنبی بھی ہے۔" وہ آج ایک ہی سانس میں بولی تھی۔گول آنکھوں میں غصہ بھی تھا۔ اور چھوٹی سی مغرور ناک بھی سرخ ہو رہی تھی۔

"ہانیہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں۔لڑائی جھگڑا،بحث،سکون سے بھی انسان رہ سکتا ہے۔" ذوہان نے بے زاری سے کہا۔

"ہاں بلکل بے حسی کی دنیا جیسا.....جس طرح کے آپ خود ہے۔نہ آپ کو کسی کی کمی محسوس ہوتی ہے۔اور نہ ہی کوئی بحث پسند ہے۔سب آپ جیسے بے حس نہیں ہیں۔مسٹر ذوہان سراج۔" وہ غصے سے پھٹ پڑی۔

"کیوں آرہے ہیں اب میرے پیچھے۔؟جہاں اتنے دن گزر گئے اب کیا ہو رہا ہے۔ سانس نہیں آرہا ہے۔" غصے نکال کر وہ پھر سے چلنے لگی۔

"ہاں سانس نہیں آرہا۔اٹکا ہوا ہے۔" ذوہان دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے اس کے تیز قدموں کے ساتھ باآسانی چل رہا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرا مسئلہ نہیں ہے اٹکار ہے۔"

"آپ چاہتی ہیں میں مر جاؤ۔؟"

"میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔اپنی زندگی جی کر ہی جائے گئے۔" چلتے ہوئے وہ روک گئی۔ذوہان بھی روک کر اسے دیکھنے لگا۔

"وہ تو جی کر ہی جاؤ گا۔لیکن آپ تو ایسا نہیں چاہتی۔"

وہ بے زاری سے ذوہان کو دیکھ رہی تھی۔وہ انسان اتنا عجیب کیوں تھا۔

"یو نو واٹ....؟آپ ایک دیوار ہیں....سر مار کر میں ہی زخمی ہو رہی ہوں۔"

اس نے دونوں ہاتھوں سے سامنے نادیدہ دیوار کو تصور کرتے بے زاری سے کہا۔

اس کے پھولے سانس سے سیاہ بال گالوں کو چھو کر ہوا میں اڑ رہے تھے۔تیز سانس لیتے بے بسی سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ذوہان اس کے لیے گلے کی ہڈی بن گیا تھا۔

"میں روبوٹ ہوں۔؟"

"جی..."

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں دیوار بھی ہوں۔؟"

"نہیں وہ آپ سے کمزور ہوتی ہے۔سالوں قطرا قطرا پتھر پر برسو۔۔اس میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔"

"میں بور بھی ہوں۔؟" وہ روبوٹ انداز میں ایک کے بعد دوسرا سوال کر رہا تھا۔

"بور نہیں ہے۔پر جذبات بھی نہیں ہے۔" ہانیہ نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔ہوا نے اپنا رخ بدلا۔تیز ہوا اب اس کے بال کندھوں سے پیچھے کو اڑا رہی تھی۔

"مطلب احساس نام کی چیز ختم ہے میرے اندر۔۔؟" وہ دور دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے؟ میں ٹیپکل مرد بھی ہوں۔؟"

"میرے معاملے میں بن جاتے ہے ویسے نہیں ہے۔"

آپ کے معاملے میں کیسے۔؟" ذوہان نے سوال کیا۔

"جس طرح دانیال کے معمالے میں بن گئے تھے۔اور غصہ کیا تھا۔ جبکہ اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔اس کے معالملے میں ٹیپکل نہیں بنے تھے۔"

ذوہان اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔ مسکراتے ہوئے وہ ایک آنکھ بند کر کے ترچی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے گلے کی ہڈی نمایاں ہوئی۔وہ اپنے ارد گرد کی ہر چھوٹی سی چیز کو باریکی سے غور کرتی تھی۔وہ بیک وقت سنجیدہ اور بچکانہ تھی۔

ہانیہ کا مزاج ٹھیک ہونے لگا تھا۔وہ پارک کے بینچ پر جا کر بیٹھ گئی۔وہ اس سے دور نہیں بھاگ سکتی تھی۔پہلے وہ سمجھتی تھی ذوہان کو الفاظ کا جادو آتا ہے۔لیکن وہ سب سے ایسے ہی بات کرتا تھا۔یہ وہ خود تھی۔جس نے اسے عزت کے اس درجے پر رکھا ہوا تھا۔کہ کوئی دوسرا شخص اس کیلیئے ذوہان سراج نہیں ہو سکتا تھا۔ذوہان اس کے ساتھ زرا فاصلے پر آ کر بیٹھ گیا۔

"آپ مجھے کچھ خاص پسند نہیں کرتی۔۔لے حس روبوٹک انسان لگتا ہوں آپ کو۔۔ایک کیل ہے جو بار بار آپ کو چھب رہا ہے۔نکال کر باہر کیوں نہیں بھینک

دیتی۔؟" وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔

"اب تو آپ میرے پیچھے آرہے ہیں۔۔۔" وہ جھٹ سے بولی۔

"ذوہان آپ مجھے پاگل کر کے سکون کا سانس لیے گئے۔؟" اس نے تقریباً چیخ کر کہا۔

"نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے.؟" وہ بے نیازی سے بولا۔

"کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟" وہ بہت صبر کر کے تحمل سے بولی۔ ذوہان کو اس کی جہد وجہد پر ہنسی آئی جسے وہ چھپا گیا۔

"میرا بلڈ پریشر آپکی وجہ سے ہائی رہنے لگا۔ میں کسی نے دن غصے سے پھٹ جاؤ گئی۔۔" ذوہان کا صبر اس کی بات پر ٹوٹ گیا اور اس نے جاندار قہقہہ لگایا۔

"اچھا میرے سوال کا جواب دیں۔۔" ذوہان نے اسے پر سکون کرنے کیلیئے بات کا رخ بدلا۔ ہانیہ نے گہرا سانس لیا۔ پارک میں ٹھنڈی ہوا سے پھولوں کی خوشبو بھی پھیلی ہوئی تھی۔

"کیونکہ آپ آستین کے سانپ نہیں ہے۔"سوچتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

"آپ کے اندر جذبات نہیں ہے۔ لیکن کسی کا پیس اف مائنڈ بھی تباہ نہیں کرتے۔

جب کوئی غلط کام کرتی ہوں تو آپ روکتے ہیں۔ جب ڈاؤن فیل کرتی ہو آپ

سمجھاتے ہیں۔ہانیہ پوزیٹو باتوں پر فوکس کیا کریں۔اینڈ بلا بلا بلا........"

"شرم کریں اسے وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔"وہ مصنوعی خفا ہوا۔

"انگلش میں بلا بلا کہتے ہیں۔؟"وہ فوراً اونہہ والے انداز میں بولی۔

"ساری چیزیں آپ نے غلط ہی سیکھی ہیں۔اب یہ انگلش کہاں سے سیکھی۔۔؟"وہ

سنجیدہ تھا۔لیکن بات بلکل سرے سے غیر سنجیدہ تھی۔

ہانیہ اسے گھورتے ہوئے دیکھنے لگی۔

"یہ گھور گھور کر گول آنکھوں کو پرفیکٹ شیپ دیے دیا آپ نے...؟"وہ زچ ہو کر

خاموشی سے بیٹھ گئی۔ایک بات طے تھی۔وہ اس سے جیت نہیں سکتی تھی۔اور نہ

ہی مقابلہ کر سکتی تھی۔ذوہان اس کے خاموش ہونے پر سنجیدہ ہوا۔۔

"پھر آپ کہتی ہے۔۔"

"میں کچھ نہیں کہتی...."چیختے ہوئے وہ بینچ سے کھڑی ہو گئی۔۔

"پھر آپ یہ کہتی ہیں۔پھر آپ وہ کہتی ہے۔ہانیہ ناں ہو گئی قائدا عظم ہو گی۔جس کے چودہ نکات آپ نے یاد کیے ہوئے۔۔"وہ آج واقع غصے سے لال پیلی ہو گئی تھی۔ذوہان اسے سر اٹھائے دیکھ رہا تھا۔

"اب میں بول لوں...؟"اس نے معصومیات سے اجازت مانگی۔وہ واپس بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہتی ہیں سب خود غرض ہے۔میرے نظریات نہیں ملتے کسی سے۔۔۔آپ نے اتنا سب بولا۔اس میں ایک لفظ بھی میری تعریف نہیں تھی۔ بس میں، میں اور میں تھا....آپ کو سمجھایا، آپ کو روکا، آپ کا پیس اف مائنڈ۔یہ سب میں نے دیا آپ کو۔اسے محنت کہتے ہیں ہانیہ۔۔میں نے آپ پر ٹائم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انویسٹمنٹ کی ہے۔دنیا کی سب سے قیمتی انویسٹمنٹ۔۔"

ذوہان اسے دیکھتے بول رہا تھا۔وہ اس کے چہرے اور ہلتے ہونٹ کو سکت جسم کے ساتھ سن رہی تھی۔کچھ دیر یوہی خاموشی میں گزر گئے۔ذوہان جانتا تھا۔اسے یہ بات قبول کرنے میں وقت لگے گا۔گھاس پر پاؤں سیدھا کر کے وہ غروب آفتاب کو دیکھنے لگا۔

دوسری طرف ہانیہ گود میں سر جھکائے اس کی کہی بات پر غور کر رہی تھی۔وہ انسان عجیب تھا۔لیکن احسان نہیں جتا رہا تھا۔اسے اپنا آپ پہلی بار خود غرض لگ رہا تھا۔اگر وہ خود غرض تھی۔تو ذوہان جو اس کی نظر میں بے حس تھا۔وہ بے لوث کیوں لگ رہا تھا۔؟

وہ سب کیلئے بے لوث نہیں تھا۔وہ اس کیلئے بھی کافی حد تک بے حس تھا۔لیکن جو وہ کہہ رہا تھا۔وہ ایک ایک بات سچ تھی۔وہ ذوہان سے ہمیشہ اپنے بارے میں ہی لڑتی تھی۔ان کی بحث،لڑائی،ہر چیز میں صرف وہی تو تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اور آپ نے..........." وہ بولتے ہوئے روک گئی۔ ذوہان نے اس کے

روکنے پر اسے دیکھا۔

"آپ نے یہ انویسٹمنٹ کیوں کی.........؟"

"اس سوال کا جواب میرے پاس بھی نہیں...! وہ واپس حد نگاہ تک دیکھنے لگا۔

"میں نے صرف آپ کو ویساٹریٹ کیا۔ جیسا میں چاہتا تھا کوئی مجھے کریں۔ جب میں

آپ کی عمر کا تھا۔"

ہانیہ کچھ نہیں بولی وہ سامنے دیکھنے لگی۔ اس کی زندگی عجیب موڑ پر چل رہی تھی۔

جہاں اس کے جذبات شدید ہوتے جارہے تھے۔

کبھی شدید غصے۔۔۔

تو کبھی شدید اداسی۔

کبھی شدید افسوس۔۔

"آپ اداس ہو گئی ہیں....؟"

"نہیں...."

تو پھر یہ کیا ہے..؟"اس کا اشارہ اداس چہرہ تھا۔

"میچورٹی۔"

"اومائی گاڈ...."اس نے بے ساختہ کہا۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی۔

"میچور لوگوں کو کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ میچور ہیں۔اللہ آپ کو کچھ معاملات میں میچور بنادیں۔باقی میں بچی ٹھیک ہیں۔"

"کونسے معاملات میں....؟"اب وہ آہستہ آواز میں بات کررہی تھی۔

"کچھ معاملات میں.....اللہ بہتر جانتا ہے۔"

"آپ یہ سب اس لیے کہہ رہے ہیں۔کیونکہ آپ کی نظر میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں۔جس سے اپنے ہی مسئلہ ہنڈل نہیں ہوتے۔"ہانیہ نے اسے دیکھتے کہا۔

"آپ کی حرکتیں عجیب ہوتی ہیں غصے دلانے والی۔۔لیکن یہ فیز زیادہ دیر تک نہیں رہتا۔آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوجاتا ہے۔پر آپ اسے قبول کرتی ہے۔اسے

www.novelsclubb.com

ٹھیک کرنے یا پھر سے وہی غلطی نہ کرنے کے بارے میں کوئی ایفٹ نہیں کرتی۔۔
اس لیے میں آپ سے کہتا ہو۔آپ عجیب ہے بہت زیادہ عجیب۔۔"

"میں selfish ہوں۔؟"ذوہان کے چپ ہوتے اس نے بے ساختہ پوچھا۔

"کس نے کہا آپ سے۔؟"وہ اس ردعمل کی پہلے ہی توقع کر رہا تھا۔

"آپ نے ابھی کہا۔میری باتوں میں صرف میں ہی ہوتی ہوں۔تو کیا میں خود غرض ہوں۔؟"ذوہان کو لگا وہ اداس ہو گی تھی۔

"میری بات کا وہ مطلب نہیں تھا ہانیہ۔۔آپ کو لگ رہا ہے آپ خود غرض ہے اور میں پھر بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ہم کسی کو زبردستی اپنے ساتھ باندھ کر نہیں رکھ سکتے۔ہم خود اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ ہوتے ہیں۔فرض کریں آپ خود غرض ہے اور یہ جاننے کے باوجود بھی،میں آپ کے ساتھ کیوں ہوں۔؟

وہ پوچھ رہا تھا۔جواب میں وہ خاموش تھی۔وہ اس کی بات سمجھ گئی تھی۔

"آپ کے ساتھ بھی نہیں رہا جاتا.....اور آپ سے دور بھی نہیں....؟"اس کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑبڑاہٹ ذوہان نے آسانی سے سنی تھی۔

لیکن دونوں خاموشی سے غروب آفتاب کو دیکھ رہے تھے۔

****

ابرہیم پاشا کھڑکی کے سامنے کھڑے سخت تاثر سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔اس کے پیچھے کھڑا گاڑرا سے ذوہان سراج کے بارے میں بتا رہا تھا۔ذوہان کا سارا شجرا نسب کھل کر پاشا کے سامنے آگیا تھا۔

آخر کون تھا ذوہان سراج۔۔۔؟اور وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا۔ساری پہلیاں سلجھ گئیں تھی۔

"شکار کرنے میں اتنا مزا نہیں آتا......" پاشا کہتے ہوئے اپنے نئے گارڑ کی طرف

گھما۔جو کچھ دن پہلے ہی آیا تھا۔اس کی ساری ٹیم ذوہان توڑ چکا تھا۔پاشا اپاہج ہو کر بسا کیوں کے سہارے پھر سے کھڑا ہو گیا تھا۔

"شکار جب خود بے بس ہو کر خود قدموں میں آ کر گرتا۔۔۔تب جیت دوگنی ہو جاتی ہے۔ذوہان کی شہ رگ بتاؤ مجھے۔"سخت سپاٹ آواز میں حکم آیا تھا۔

"ایک لڑکی ہے۔آفیس کے علاوہ وہ لڑکی ہی پچھلے دو سال ذوہان سراج کی زندگی کا حصہ ہے۔"

سامنے کھڑا شخص پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔

پاشا نے گہرا سانس لیا۔وہ پھر سے باہر دیکھنے لگا۔

ذوہان کو مجبور کر دو۔یہاں آنے کیلیۓ۔"نیا حکم صادر ہوا۔گارڑ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔پاشا وہی کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں کے سامنے سراج اور پندرہ سالہ ذوہان کا چہرہ آ گیا۔

اور اس کے بعد آنے والا چہرہ ہانیہ کا تھا۔

"ہم آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔میں کسی قاتل کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔ اور نہ ہی اپنے بچوں پر آپ کا سایہ برداشت کروگئی۔۔۔"پس منظر سے انھیں اپنے بیوی کی آواز سنائی دی۔

پاشا کا غصے سے رگ ابھری۔سراج کی وجہ سے اس کا خاندان ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔

پاشا کو پاکستان چھوڑنا پڑا تھا۔

****

"تم واقعی ہی جا رہے ہو۔۔۔؟"حسام اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہلکا سا اداس تھا۔ آخر اس کے ساتھ دو سال گرازے تھے۔

"تین دن بعد کی فلائٹ ہے۔"ذوہان اپنے آفیس کے سارا کام ختم کر چکا تھا۔پورا افس جانتا تھا۔ان کا بوس پاکستان سے جا رہا ہے۔جن میں کہیں لڑکیوں کے دل

www.novelsclubb.com

بھی ٹوٹے تھے۔جو دو سالوں سے یک طرفہ خواب سجا کر بیٹھی تھی۔

حسام جواب میں کچھ دیر خاموش رہا۔

"ذوہان تم ایک جگہ ٹک نہیں سکتے۔۔"اس نے پتا نہیں کیوں یہ سوال کیا۔ذوہان ناچاہتے ہوئے مسکرا دیا۔

"نہیں....."

"وہ برتھڈے گرل.....؟"حسام نے کچھ یاد کرتے پوچھا۔وہ اسے کسی طرح پاکستان میں روکنا چاہتا تھا۔

"تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"بے نیازی تھی یا بے حسی۔جو بھی تھا۔اس کی ذات کا حصہ تھا۔

"اور پاشا...."حسام بات کو طول دے رہا تھا۔جو اس سے ہو نہیں پا رہا تھا۔

"پاشا مجھے ڈھونڈتا.....دنیا کے آخری کونے تک چلا جائے گا۔اس کی بھی فکر نہ کرو۔"جواب اسی انداز میں آیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ابھی باتوں میں ہی مصروف تھے جب ذوہان کے فون سکیرین مسیج کی آواز سے روشن ہوئی۔اسے ہانیہ کے علاوہ کوئی میسج نہیں کرتا تھا۔مصروف انداز میں بات کرتے اس نے فون کو سیدھا کر کے سکرین دیکھی۔ہانیہ کے نمبر سے ایک ویڈیو سینڈ کی گئی تھی۔

ویڈیو اوپن کرتے ذوہان کے حواس خطا ہو گئے۔کرسی سے ٹیک ہٹا کر وہ سیدھا ہوا۔ویڈیو میں ہانیہ کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔گاڑی کی ڈگی میں وہ بے ہوشی کی حالت میں لیٹی ہوئی تھی۔اس کے ہونٹ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی۔ویڈیو بنانے والے نے ویڈیو کے دوران ہی ڈگی بند کر دی۔۔

"اس کا سانس بند ہو جائے گا۔" وہ چیختے ہوئے کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

اس کا سانس بری طرح اکڑ گیا تھا۔جیسے ڈگی میں ہانیہ کو نہیں اسے بند کر دیا گیا ہو۔حسام چونک کر اس کے ساتھ کرسی سے کھڑا ہوا۔ذوہان مدہوشی کی سی حالت میں پورے کیبن میں دائیں بائیں گھوم رہا تھا۔اس کے ہاتھ بری طرح کانپنے لگ

گیے تھے۔حسام نے میز پر رکھا فون اٹھا کر وڈیو دیکھی۔اور اس کی آنکھیں کھول گئی۔

"میں نے یہ کیوں نہیں سوچا......؟"ذوہان اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔اس کے ہاتھ زخمی پرندے کی طرح پڑپڑا رہے تھے۔اور آنکھوں میں گویا خون اتر آیا تھا۔

اسے کھائی میں گرتی گاڑی نظر آ رہی تھی۔گولیوں کی آواز۔۔۔بابا کی آخری دھڑکن۔۔۔دماغ ایک سکینڈ میں ریل کی پڑی کی طرف گزار وقت دہرا رہا تھا۔

"آپ مجھے اڈوپٹ کرلیں۔۔"

"میں ہمیشہ ساتھ نہیں رہو گا۔"

جانتی ہوں۔لیکن میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔"

ذوہان....."حسام فون میز پر رکھ کر صرف اس کا نام پکار اسکا۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ اور کیا بولے۔وہ دونوں پاشا کے درندگی سے واقف تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں کچھ کرتا ہوں۔" حسام جلدی سے بولا۔

"کیا کرو گئے۔" ذوہان نے فوراً آگے بڑھ کر سوال کیا۔

"تم کچھ کر سکتے ہو۔؟ وہ بے بسی سے سوال کر رہا تھا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔

"بے بسی سے وہ ایک کونے سے دوسرے کونے ٹہلنے لگا۔

اس نے نوچ کر ٹائی کو نوچا۔اس کا دل کر رہا تھا وہ چیخے۔دونوں ہاتھ سامنے دیوار پر رکھے وہ تیز سانس اپنے اندر اتار رہا تھا۔اس نے اپنے اور پاشا کی دشمنی میں ہانیہ کو کبھی شامل نہیں کیا تھا۔اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔پاشا اس کی کمزوری کو سب سے پہلے نشانہ بنائے گا۔ہانیہ اس کی کمزوری نہیں تھی۔

پر وہ شکار ضرور ہو گئی تھی۔

"ذوہان...." ہانیہ کا ہنستا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔

"بے حس روبوٹک انسان.... اونہہ۔" آنکھوں کو گول گھما کر وہ بے زاری

سے بول رہی تھی۔

فون پر آنے والی کال سے وہ بھاگ کر میز پر جھکا اور فون کان سے لگایا۔

"ذوہان سراج....."۔دوسری طرف ابرہیم پاشا تھا۔وہ ہارا ہوا زخمی شیر تھا۔اس کی حیوانیات اور درندگی آواز سے جلک رہی تھی۔

"آرہے ہو پھر ملنے...."پاشا نے پوچھا۔ذوہان حسام کو سرخ انگارا آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس۔۔"

اس کا جواب سنے بغیر پاشا نے کال کاٹ دی۔

کال بند ہوتے اس کے فون پر ایڈریس آگیا تھا۔جو یہاں سے تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر تھا۔

ذوہان نے ایڈریس دیکھ کر فون حسام کی طرف اچھالا اور باہر کو بھاگا۔حسام نے فون

کو ہوا میں پکڑا۔وہ ذوہان کے پیچھے باہر نکلا تھا۔ذوہان نے ساتویں فلور سے لفٹ نہیں لی تھی۔وہ سیڑھیوں سے نیچے جارہا تھا۔

اس وقت اسے دنیا کی کسی چیز سے زیادہ خود پر یقین تھا۔حسام جلدی سے اپنے فون پر نمبر ڈال کر رہا تھا۔

آگے کی حکمت عملی اسے کرنی تھی۔

پارکنگ ایریا آکر وہ گاڑی کے اندر بیٹھا۔حسام کی کال اس کے دوسرے فون پر آئی تھی۔ذوہان نے کال اٹھا کر ایئر بڈ کان سے لگایا۔

گاڑی کے ٹائر آواز چھوڑتے آگے بڑھے۔۔ایک گھنٹے کا سفر اسے آدھا گھنٹے میں کرنا تھا۔

حسام اس سے بات کرتے دوسری طرف اپنی ٹیم سے بات کر رہا تھا۔وہ پاشا کی شہ رگ کو ڈھونڈ رہا تھا۔اگر ذوہان سراج کی کوئی کمزوری تھی تو پاشا کی بھی ہو گئی۔یہی سوچ کر حسام نے اپنی سب حس کو تیز کر لیا تھا۔

ڈرائیو کرتے ذوہان کے سامنے صرف ایک چہرہ تھا۔جس کے کندھوں پر بال جھول رہے تھے۔اور گول آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھی۔

ماما...." پہاڑی پر گھٹنوں کے بل بیٹھے وہ حلق کے بل چیخ رہا تھا۔

"بہت مشکوک لگتے ہیں آپ مجھے۔"

"اتنی بڑی بلا بھی نہیں جتنا آپ سمجھتی ہیں۔"

"خود کو طرم خان سمجھنے والے لوگوں سے مجھے صرف اتنا مسئلہ ہے۔کہ وہ باتوں کے تیر مار رہے ہیں۔عمل کر کے دیکھاؤناں۔"

بلی والے ییئر بینڈ لگائے وہ ہال میں دونوں ہاتھ پھیلائے بھاری آواز میں بول رہی تھی۔

دو سال کتنی تیزی سے گزر گئے تھے۔وہ دوسری دفعہ اس کے گھر گیا تھا۔جب وہ دانیال کے مسئلہ کو پہاڑ جتنا بنا کر ہمیشہ کی طرح پریشانی میں پورے گھر میں گھوم رہی تھی۔وہ آج بھی ویسی ہی تھی۔بے بسی سے اس نے سڑینگ وہیل پر ہاتھ

مارا۔۔کیسی بے بسی تھی۔ جس سے ذوہان سراج کا سانس بند ہو رہا تھا۔زندگی کے کتنے سالوں بعد اس نے پھر سے جینا شروع کر دیا تھا۔ قہقہوں سے ہنسنے لگا تھا۔وہ خود اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا۔ورنہ کوئی بھی لڑکی چاہ کر اس کی زندگی میں وہ جگہ حاصل نہیں کر سکی تھی۔اس نے صرف ہانیہ کو اجازت دی تھی۔ جگہ اس نے خود بنائی تھی۔اور اب اگر اسے ذوہان کی وجہ سے کچھ ہو جاتا۔۔۔

یہ سوچ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو لیے آیا تھا۔۔ڈرائیو کرتے اس نے رگڑ کر گال سے آنسو صاف کیا۔

وہ اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا۔

"سر میرے بابا کو چھوڑ دئے۔" رسیوں سے باندھا وجود پاشا کے قدموں میں گرا تھا۔

("جس دن آپ کی زندگی سے ہمیشہ کیلئے چلی جاؤ گئی۔اور کبھی واپس نہیں آؤ گئی۔ اس دن یاد کریں گئے آپ۔تب آپ کو سمجھ آگئی میری باتیں...؟")

پاشا کے ہاتھوں سے آزاد ہوتی گولی گھٹنوں کے بل بیٹھی ہانیہ کے سر پر لگی تھی۔ دروازے سے بھاگتے ہوئے اس کی طرف لپکا۔ہانیہ کا وجود فرش کی جگہ اس کی گود میں آ گرا۔وہ درر کی انتہا پر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ذوہان کو لگا۔وہ دوسرا سانس نہیں لیے سکے گا۔

"ذوہان...ذوہان...؟حسام کی آواز سے وہ ہوش میں آیا۔

بولو سن رہا ہوں۔۔"بوکھلا کر کہتے اس نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

"تمہیں پتا ہے ہانیہ کون ہے۔؟"حسام کا سوال اسے بہت بے تکا لگا تھا۔یہ کوئی وقت نہیں تھا ایسے سوال کا۔حسام کی اگلی بات سنتے فل سپیڈ گاڑی کے ٹائر چرچرتے اچانک روکے۔۔۔سیٹ بلٹ لگانے کے باوجود ذوہان کو اچانک گاڑی روکنے پر شدید جھٹکا لگا۔

"ہانیہ ابرہیم پاشا.....پاشا کی بیٹی ہے۔"ذوہان کانوں میں آتی آواز سن کر بے یقینی سے سامنے سنسان سڑک کو دیکھ رہا تھا۔

"اشعر ابرہیم پاشا۔۔۔اور ہانیہ ابرہیم پاشا۔۔۔دونوں پاشا کی آولاد ہیں۔ جس فیملی کے ساتھ تم دو سال سے رہ رہے ہو۔۔وہ کوئی اور نہیں پاشا کی فیملی ہے۔"حسام نے گویا دھاکہ کیا۔

(کہاں تھی آپ۔۔۔۔"وہ پارک میں بیٹھے اس سے پوچھ رہا تھا۔)

("بریکنگ نیوز.....ابرہیم پاشا کے آخری دن آگے ہیں۔ تم نے اس کے گاڑر اور لفٹ ہانیڈ کو پکڑوایا۔اس سے سالوں سے سوئی ایجنسی جاگ گئی ہے۔ایسے ایسے ریکاڈ سامنے آئے۔ فورا اسے پکڑے کا حکم جاری ہو گیا ہے۔")

حسام کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔ذوہان سڑک کو دیکھتے اپنے دماغ میں جمع تفریق کر رہا تھا۔پاشا کے معاملہ سامنے آتے ہی ہانیہ روح پوش ہو گئی تھی۔اور یہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات وہ اپنی مصروفیات میں سمجھ نہیں پایا تھا۔حسام اسے مسلسل بولتے ہوئے پاشا کا سارا شجرا نسب بتا رہا تھا۔۔

ہانیہ پاشا کی بیٹی۔۔۔"سوچتے ہوئے اس کے سامنے بارہ سال پہلے سیڑھی پر کھڑی اس عورت کے ہاتھ میں بچی کا چہرہ واضح ہوا۔ذوہان سنسان سڑک کو دیکھتے اپنی آنکھوں کو بارہ سال پیچھے لیے گیا تھا۔

گولی کی آواز، چھوٹی بچی،اس بچی کی ایڑیاں سے ہوتا خون سیڑھیوں سے نیچے جا رہا تھا۔ذوہان نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ باہر گھومنے کیوں نہیں جاتی...؟"

بس ایسے ہی.....ماما کے بعد پانچ سال میری تھراپی ہوتی رہی۔۔۔"

سب کڑیاں ایک دوسرے سے مل رہی تھی۔

"پاشا نے اپنی بیٹی کو کڈنیپ کیا۔؟ذوہان بے یقینی سے بڑ بڑیا۔۔اس کی بڑ بڑاہٹ حسام نے سن لی تھی۔

"کیونکہ اس کی نیو ٹیم اس کے خاندان کو نہیں جانتی۔۔" حسام نے سکون کا سانس لیتے واقفہ لیا۔

"لمبا سانس لو لڑکے..... تمہاری بر تھڈے گرل سیف ہے۔تم نے تو میرا سانس ہی روک دیا تھا۔۔افففف۔" حسام نے پاس پڑے پانی کے گلاس کو اٹھایا۔ذوہان کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔اب وہ دونوں اگے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔

ایک بات طے تھے ذوہان کے وہاں پہنچنے سے پہلے پاشا کے سامنے حقیقت کا پردہ اٹھ چکا ہو گا۔۔

****

مدھم روشنی والی راہداری، جہاں ٹمٹماتی روشنی کے ساتھ سائے میں کالی رات میں خوف سے چھپتے پھر رہے تھے۔ابرہیم پاشا بھاری قدموں کی گونج سے چلتے ہوئے ایک کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ ذوہان کی کمزوری کو زخموں کی شکل دینے آرہا تھا۔

کمرے کا دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا۔پورا کمرہ کالی رات کی طرح اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔انہوں بے ہوش وجود کی رتی بھر پروا نہیں تھی۔

ابرہیم پاشا کے پیچھے کمرے میں داخل ہونے والے گارڈ نے لائٹس جلائی۔بیڈ پر سمیٹا ہوا وجود بے ہوشی کی حالت میں تھا۔نرم ملائم سفید ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ ہانیہ پہلو کے لیٹی ہوئی تھی۔بوب کٹ بال چہرے کو چھاپے ہوئے تھے۔پاشا

www.novelsclubb.com

چہرے پر سختی لیے ایک قدم آگے بڑھا۔اور ٹھیک اسی وقت بے ہوش وجود میں حرکت ہوئی۔ منمناتے ہوئے اس نے کروٹ بدلی۔ کمر بیڈ سے لگتے ہی چہرے پر واضح بے زاری آئی۔ سخت ڈگی سے وجہ سے اس کی کمر میں بے ہوشی کی حالت میں بھی درد ہو رہا تھا۔

چہرے پر نظر جاتے پاشا کے قدم کسی نے جکڑ لیے۔ایک نا دیکھنے والے وجود نے۔

ایک سات سال کی بچی۔۔

بابا کہتے پاؤں سے آلپٹی تھی۔ پاشا اس وجود سے نظر ہٹانا بھول گیا تھا۔ وہ بت بنا وہی کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب اس بے ہوش وجود کی کھانسی اسے ہوش میں لیے کر آئی۔ پاشا کے چہرے پر اب صرف نرمی تھی۔ جو اس کے پورے وجود میں گھل گئی تھی۔ آگے بڑھ کر وہ بیڈ پر بیٹھا۔

اور ہانیہ کے ہونٹوں پر لگی ٹیپ کو نرمی سے اترایا۔ ٹیپ کو اتارتے اس وجود کو جو زرا

برابر تکلیف ہوئی تھی۔ وہ تکلیف اس انسان پر پہاڑ بن کر گری تھی۔ ہونٹ آزاد ہوتے اس نے کھانسنا شروع کیا۔ پاشا نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس کروٹ کے بل لیٹایا اور ہلکا سا کمر تپتپائی۔ کھانسی روک گئی تھی۔ اب وہ نرم ہاتھوں کو آزاد کر رہے تھے۔

گارڑ یہ سب دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ پاشا نے آگے بڑھ کر اپنے ہونٹ اس نرم وجود کی پیشانی پر رکھے۔

وقت بجلی کی تیزی سے واپس چلا گیا۔ سات سال کی ہانیہ کے پیشانی پر وہ تین سکینڈ کیلیئے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے تھے۔ وہ ننھی جان آنکھیں بند کر کے اپنے باپ کا لمس محسوس کرتی تھی۔

"با......با......" بے ہوشی میں دو ہونٹ ہلکے سے کھولے اور ایک لفظ کو دو ٹکڑوں میں ادا کر کے بند ہو گئے۔ پاشا کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔ آواز اس قدر مدھم تھی۔ اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے بھی وہ بامشکل سن پائے۔ وہ بے

ہوشی میں بھی ان کالمس پہچانتی تھی۔اشعر ہمیشہ اس کے بالوں کو چومتا تھا۔ماتھے پر صرف ایک ہی شخص اپنا لمس چھوڑتا تھا۔اور اس کے بعد کوئی مرد اس کی زندگی کا حصہ نہیں بن سکا۔

****

www.novelsclubb.com